موسم حج کے دس خطبات

عَشرُ خُطَبٍ عَنْ مَوسِمِ الحَجّ

اسم المؤلف:

د. خالد محمد عطية

اسم المترجم:

طارق أسعد

النسخة الأوردية

موسم حج کے دس خطبات

(1) عشرہ ذی الحجہ کے فضائل

(2) فریضہ حج کی فضیلت

(3) نبی کریم ﷺ کے حج کی صفت

(4) یوم عرفہ کی فضیلت

(5) خطبہ حجۃ الوداع کے پیغامات

(6) حج کے بعد کیا کریں؟

(7) ہجری سال کا اختتام

(8) عید الاضحیٰ مبارک (1)

(9) عید الاضحیٰ مبارک (2)

(10) عید الاضحیٰ مبارک (3)

پہلا خطبہ

عشرہ ذی الحجہ کے فضائل

الحمد لله الذي خلق كل شيء فقدره تقديرا، الحمد لله الذي جعل الإسلام خير شريعة وأفضل منهج للإنسانية، الحمد لله الذي جعل الإسلام خاتم الأديان وأسهل طرق العيش للحياة الدنيوية.

وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له الواحد الأحد الفرد الصمد الذي لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا أحد، وأشهد أن محمدا عبده ورسوله وصفيه وخليله، صلى الله عليه وعلى آله وأصحابه إلى يوم الدين.

اللہ کے بندو! میں اپنے آپ کو اور آپ سب کو اللہ تعالیٰ کے تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں۔ علانیہ اور پوشیدہ ہر حال میں اللہ سے ڈرتے رہو، کیونکہ تقویٰ ہی تمام اعمال کی قبولیت کا سبب ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿يا أيها الذين آمنوا اتقوا الله وقولوا قولا سديدا﴾

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کہا کرو۔

اللہ کے بندو! جان لو کہ یہ ایام بڑے فضیلت والے ہیں۔ یہ ذی الحجہ کے ابتدائی دس دن ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے سال کے تمام دنوں پر فضیلت بخشی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"ما من أيام العمل الصالح فيها أحب إلى الله من هذه الأيام، يعني أيام العشر، قالوا: ولا الجهاد في سبيل الله؟ قال: ولا الجهاد في سبيل الله، إلا رجل خرج بنفسه وماله فلم يرجع من ذلك بشيء".

کوئی دن ایسے نہیں جن میں نیک عمل اللہ تعالیٰ کو ان دس دنوں کے اعمال سے زیادہ محبوب ہو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا اللہ کی راہ میں جہاد بھی نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد بھی نہیں، مگر وہ شخص جو اپنی جان ومال لے کر نکلا اور پھر کچھ بھی واپس نہ لایا۔

ایک اور روایت میں آپ ﷺ نے فرمایا:

"ما من أيام أعظم عند الله ولا أحب إليه العمل فيهن من هذه الأيام العشر، فأكثروا فيهن من التهليل والتكبير والتحميد"۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی دن ان دس دنوں سے بڑھ کر عظمت والے نہیں، اور نہ ہی ان میں کیا جانے والا عمل زیادہ محبوب ہے، چنانچہ ان ایام میں بکثرت لا الہ الا اللہ، اللہ اکبر اور الحمد للہ کا ورد کرو۔

اور ایک روایت میں ہے:

"أفضل أيام الدنيا أيام العشر، قالوا: يا رسول الله ولا مثلهن في سبيل الله؟ قال: ولا مثلهن في سبيل الله إلا من عفر وجهه بالتراب".

دنیا کے تمام دنوں میں سب سے افضل یہی دس دن ہیں۔ صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا اللہ کی راہ میں جہاد بھی نہیں؟ فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد بھی نہیں، سوائے اس شخص کے جو اپنی جان ومال کے ساتھ نکلا اور پھر کسی چیز کے ساتھ واپس نہ آیا۔

آثار میں وارد ہے کہ "اللہ تعالیٰ نے زمانوں کو منتخب فرمایا، اور اللہ کے نزدیک سب سے پسندیدہ زمانہ حرمت والے مہینے ہیں، اور ان میں سب سے پسندیدہ ذوالحجہ کا مہینہ ہے، اور ذوالحجہ میں سب سے زیادہ محبوب اس کے ابتدائی دس دن ہیں"۔

علمائے کرام فرماتے ہیں کہ "ذی الحجہ کے ان دس دنوں کو دیگر ایام پر اس لیے فضیلت دی گئی کہ ان میں ہر قسم کی عظیم عبادات جمع ہو جاتی ہیں، نماز، روزہ، صدقہ، حج، قربانی، ذکر الٰہی اور تکبیرات۔ خصوصا ان لوگوں کے لیے جو حرم شریف میں موجود ہوں ان کے لیے زمان اور مکان دونوں کی فضیلت جمع ہو جاتی ہے"۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿والفجر وليال عشر﴾

قسم ہے فجر کی، اور دس راتوں کی۔

اکثر مفسرین کے نزدیک ان دس راتوں سے مراد ذی الحجہ کے ابتدائی دس دن ہیں، اور یہی قول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور جمہور سلف سے منقول ہے۔

پس اے مسلمانو! ان مبارک اوقات کو غنیمت جانو۔ یہ خیر وبرکت کے موسم، رحمتوں کے ایام اور قرب الٰہی حاصل کرنے کے مواقع ہیں۔ اور ان دنوں میں روزے رکھنے، قیام کرنے اور عبادات میں اپنی استطاعت کے مطابق بھرپور کوشش کرو۔ اور جو شخص ان اعمال کی استطاعت نہ رکھے، اسے چاہیے کہ وہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے تاکہ اس کے لیے بھی اجر و ثواب لکھا جائے۔

بعض امہات المؤمنین سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ذی الحجہ کے ابتدائی نو دنوں کے روزے رکھا کرتے تھے، اور عاشورہ کے دن کا بھی اہتمام فرماتے تھے، نیز ہر مہینے میں تین دن روزہ رکھتے تھے۔

البتہ جو شخص ان تمام دنوں کے روزے رکھنے کی طاقت نہ رکھے، تو اس کے لیے یومِ عرفہ کا روزہ ہی کافی ہے۔ اسی طرح نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے یوم عرفہ کے روزے کے بارے میں فرمایا:

"صيام يوم عرفة أحتسب على الله أن يكفر السنة التي قبله والسنة التي بعده"

مجھے اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ یوم عرفہ کا روزہ گزشتہ اور آئندہ ایک سال کے گناہوں کا کفارہ بن جائے گا۔

البتہ حاجی کے لیے یوم عرفہ کا روزہ رکھنا مسنون نہیں، تاکہ وہ مناسک حج کی ادائیگی میں قوت اور نشاط برقرار رکھ سکے، اور زیادہ سے زیادہ ذکر و دعا میں مشغول رہے۔

اسی طرح ان دنوں کی فضیلتوں میں سے یہ بھی ہے کہ ان میں وہ "أيام معلومات" (جانے پہچانے دن) آتے ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے چوپایوں کی قربانی کو مشروع قرار دیا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وأذن في الناس بالحج يأتوك رجالاً وعلى كل ضـــامر يأتين من كل فج عميق، ليشـــهدوا منافع لهم ويذكروا اسم الله في أيام معلومات على ما رزقهم من بهيمة الأنعام فكلوا منها وأطعموا البائس الفقير﴾

اور لوگوں میں حج کا اعلان کر دو، وہ تمہارے پاس پیدل اور ہر دبلے اونٹ پر سوار ہو کر آئیں گے جو دور دراز کے گہرے راستوں سے پہنچیں گے۔ تاکہ وہ اپنے فوائد کا مشاہدہ کریں اور ان مقررہ دنوں میں ان چوپایوں پر اللہ کا نام لیں جو اس نے انہیں عطا کیے ہیں۔ پس تم خود بھی ان میں سے کھاؤ اور بھوکے محتاج کو بھی کھلاؤ۔"

جمہور اہل علم کے نزدیک ان "ایام معلومات" سے مراد ذی الحجہ کے یہی دس دن ہیں۔ اسی طرح عید کی نماز اور خطبے کی مشروعیت بھی انہی دنوں کی فضیلت میں شامل ہے۔

اے مسلمانو! ان مبارک دنوں میں کثرت سے تکبیر، تہلیل اور ذکر الٰہی کا اہتمام کرو۔ ان دنوں میں یہ کلمات بکثرت پڑھو:

الله أكبر، الله أكبر، لا إله إلا الله، والله أكبر، الله أكبر، ولله الحمد.

یہ تکبیرات گھروں، بازاروں، مساجد اور راستوں میں بلند آواز سے کہنا مستحب ہے۔

سنن میں مروی ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فرمایا:

"إنما جعل الطواف بالبيت والسعي بين الصفا والمروة ورمي الجمار لإقامة ذكر الله"

اللہ کے گھر اکا طواف، صفا اور مروہ کے درمیان سعی اور رمی جمرات کو اس لیے مشروع کیا گیا ہے تا کہ اللہ کا ذکر قائم رہے۔

امام احمد رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا: "يا رسـول الله! أي الجهاد أعظم أجرا؟ قال أكثرهم لله ذكراً، قال: فأي الصـائمين أعظم أجرا؟ قال: أكثرهم لله ذكراً، قال: ثم ذكر الصـلاة والزكاة والحج والصـدقة كل ذلك ورسـول الله صـلى الله عليه وسـلم يقول: أكثرهم لله ذكراً، فقال أبو بكر: يا أبا حفص ذهب الذاكرون بكل خير، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: أجل".

کون سا جہاد سب سے افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس میں اللہ کا ذکر سب سے زیادہ ہو۔ اس نے عرض کیا: کون سا روزہ افضل ہے؟ فرمایا: جس میں اللہ کا ذکر زیادہ ہو۔ اس نے نماز، زکوٰۃ، حج اور صدقہ کے متعلق بھی یہی سوال کیا تو ہر مرتبہ آپ ﷺ نے یہی فرمایا: جس میں اللہ کا ذکر زیادہ ہو۔ یہاں تک کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ذکر کرنے والے تمام بھلائی لے گئے، نبی ﷺ نے فرمایا کہ ہاں۔

اور ایک روایت میں ہے کہ پوچھا گیا: حاجیوں میں سب سے بہتر کون ہے؟ آپ نے فرمایا: "جو ان میں سب سے زیادہ اللہ کا ذکر کرنے والا ہو۔" اور بعض روایات میں ہے کہ: کون سا حج سب سے زیادہ اجر والا ہے؟ آپ نے فرمایا: "جس میں اللہ کا ذکر سب سے زیادہ کیا جائے۔

اللہ کے بندو! ان دس دنوں کے اہم احکام میں سے ایک حکم قربانی سے متعلق بھی ہے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

"إذا دخلت العشر وأراد أحدكم أن يضحي فلا يمس من شعره ولا من بشره شيئا"

جب ذی الحجہ کا چاند نظر آجائے اور تم میں سے کوئی قربانی کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو وہ اپنے بال اور ناخن نہ کاٹے۔

ایک دیگر روایت میں ہے:

"إذا دخل العشر وعنده أضحيته يريد أن يضحي فلا يأخذن شعراً ولا يقلمن ظفراً"

جب عشرہ داخل ہو جائے اور اس کے پاس قربانی کا جانور ہو جسے وہ ذبح کرنا چاہتا ہو، تو وہ ہرگز اپنے بال نہ کاٹے اور نہ ہی اپنے ناخن تراشے۔

اور دوسری روایت میں ہے:

" إذا دخل عشر ذي الحجة فلا تأخذن من شعرك ولا من أظفارك حتى تذبح أضحيتك "

جب ذوالحجہ کے دس دن داخل ہو جائیں، تو اپنے بال اور ناخنوں میں سے کچھ نہ کاٹو یہاں تک کہ تم اپنی قربانی ذبح کر لو۔

ان احادیث کا مقصود یہ ہے کہ کہ جو شخص قربانی کا جانور خریدے اور اسے ذبح کرنے کی نیت کرلے، اس پر واجب ہے کہ وہ اپنے جسم کا کوئی بال نہ منڈوائے اور نہ ہی اپنے ناخن تراشے، یہاں تک کہ وہ قربانی کے دن اسے ذبح کرلے۔ البتہ جس شخص نے یہ نیت کی ہو اور اس نے ابھی تک قربانی خریدی نہ ہو، تو محض نیت کرلینے سے اس پر کوئی چیز (یعنی بال اور ناخن نہ کاٹنا) لازم نہیں ہوتی۔

قربانی ایک سنت مؤکدہ ہے۔ پس اے اللہ کے بندے! اگر تم استطاعت رکھتے ہو تو اس میں ہرگز کوتاہی نہ کرو۔

عباد الله نفعني الله وإياكم بهدي الكتاب والسنة برحمة منه ومنّة أقول ما تسمعون وأستغفر الله لي ولكم فاستغفروه إنه هو الغفور الرحيم.

*خطبہ ثانیہ

الحمد لله رب العالمين والعاقبة للمتقين ولا عدوان إلا على الظالمين وأشهد ألا إله إلا الله ولي الصالحين وأشهد أن محمداً عبده ورسوله صلوات ربي وسلامه عليه وعلى آله وأتباعه الى يوم الدين ، اما بعد!

اے میرے مسلمان بھائی! ان دس دنوں کی سب سے خاص فضیلت قربانی کا ذبح کرنا ہے، جو ایک ایسا نیک عمل ہے جس کے ذریعے عید کے دن اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کیا جاتا ہے۔ قربانی کا وقت عید الاضحیٰ کی صبح سے شروع ہوتا ہے اور اس مہینے کے تیرہویں دن کے سورج غروب ہونے تک جاری رہتا ہے۔ اور اس بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

"ما عمل ابن آدم يوم النحر عملا أحب إلى الله من إهراق الدم، وإنه ليأتي يوم القيامة بقرونها وأشعارها وأظلافها، وإن الدم ليقع من الله بمكان قبل أن يقع على الأرض، فطيبوا بها نفسا".

قربانی کے دن ابن آدم کا کوئی عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک خون بہانے سے زیادہ محبوب نہیں۔ قیامت کے دن قربانی کا جانور اپنے سینگوں، بالوں اور کھروں سمیت آئے گا، اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے ہاں قبولیت پا لیتا ہے، لہٰذا خوش دلی سے قربانی کیا کرو۔

اور قربانی کے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ طریقہ اور ہدایت تھی: "إذا دخلت العشر وأراد أحدكم أن يضحي فلا يمس من شعره ولا من بشره شيئاً".

جب عشرہ (ذوالحجہ) شروع ہو جائے اور تم میں سے کوئی قربانی کا ارادہ رکھتا ہو، تو وہ اپنے بال اور ناخنوں میں سے کچھ نہ کاٹے۔

اور ایک روایت میں ہے: "إذا دخل العشر وعنده أضحيته يريد أن يضحي فلا يأخذن شعراً ولا يقلمن ظفراً".

جب عشرہ ذی الحجہ شروع ہو جائے اور اس کے پاس قربانی کا جانور ہو، تو وہ اپنے بال اور ناخن نہ کاٹے۔"

اور ایک دوسری روایت میں ہے: "إذا دخل عشر ذي الحجة فلا تأخذن من شعرك ولا من أظفارك حتى تذبح أضحيتك".

جب ذوالحجہ کے دس دن شروع ہو جائیں تو اپنے بال اور ناخنوں میں سے کچھ نہ کاٹو جب تک کہ تم اپنی قربانی نہ کر لو۔

ان تمام احادیث کا مقصد یہ ہے کہ جو شخص اپنی قربانی کا جانور خرید لے اور اسے تیار کر لے، اس پر واجب ہے کہ وہ اپنے جسم کے بال نہ منڈوائے اور اپنے ناخن نہ تراشے جب تک کہ وہ قربانی کے دن اسے ذبح نہ کر لے۔ البتہ جس نے قربانی کی نیت تو کی ہو لیکن ابھی خریدی نہ ہو، اس پر محض نیت سے یہ پابندی عائد نہیں ہوتی۔

استطاعت رکھنے والے کے لیے قربانی ایک سنت مؤکدہ ہے، لہٰذا اس میں کوتاہی نہیں کرنی چاہیے۔ اور قربانی کے حوالے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ سنت بھی رہی ہے کہ اس کا ایک تہائی حصہ خود کھایا جائے، ایک تہائی تحفتاً (دوست احباب کو) دیا جائے، اور ایک تہائی حصہ صدقہ کر دیا جائے۔

اللہ کے بندو! نبی رحمت ﷺ پر درود و سلام بھیجو، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اس کا حکم دیا ہے:

﴿إن الله وملائكته يصلون على النبي يا أيها الذين آمنوا صلوا عليه وسلموا تسليما﴾

وارض اللهم عن الأئمة الخلفاء السادة الحنفاء الذين قضوا بالحق وبه كانوا يعدلون، وعن التابعين لهم بإحسان يا رب العالمين وعنا معهم بعفوك وكرمك يا أرحم الراحمين.

اللهم أعز الإسلام والمسلمين وأذل الكفر والكافرين وانصر عبادك الموحدين واجعل عموم بلاد الإسلام والمسلمين سخاءً رخاءً يا رب العالمين.

اللهم وفق حكام المسلمين لتحكيم شرعك وتطبيق سنة نبيك محمد ﷺ وألف بين قلوبهم واجعلهم رحمة على رعاياهم ووفقهم لكل ما تحبه وترضاه.

اللهم خر لنا واختر لنا ولا تكلنا إلى أنفسنا طرفة عين. واهدنا ويسر الهدى لنا وأعنا على ذكرك وشكرك وحسن عبادتك.

اللهم فقهنا في أمور الدنيا والدين، وأصلح أحوال المسلمين أجمعين واقض حوائج أمة محمد ﷺ واجعل عاقبة أمرهم إلى خير يا رحمن يا رحيم.

اللهم تقبل من الحجاج حجهم ومن العمار عمرتهم ومن النساك نسكهم، واجعله حجاً مبروراً وسعياً مشكوراً وذنباً مغفوراً وتجارة لن تبور يا عالم ما في الصدور.

عباد الله إن الله يأمر بالعدل والإحسان وإيتاء ذي القربى وينهى عن الفحشاء والمنكر والبغي يعظكم لعلكم تذكرون. فاذكروا الله العظيم الجليل يذكركم واشكروه على نعمه يزدكم ولذكر الله أكبر والله يعلم ما تصنعون.

****

دوسرا خطبہ

فریضہ حج کی فضیلت

الحمد لله رب العالمين دائماً وأبداً نحمده سبحانه ونشكره ونستغفره ونستعينه ونستهديه ونؤمن به ونتوكل عليه والصلاة والسلام على سيد الغر المحجلين وإمام المتقين سيدنا ونبينا محمد ﷺ وعلى آله وأتباعه الى يوم الدين.

اللہ کے بندو! میں اپنے آپ کو اور آپ سب کو ہمیشہ اللہ سے ڈرتے رہنے کی وصیت کرتا ہوں، پس تم ظاہر و باطن ہر حال میں اللہ سے ڈرو، اور ہر عمل میں اس کی نگرانی کا احساس رکھو، کامیاب ہو جاؤ گے۔ اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿يا أيها الذين آمنوا اتقوا الله وقولوا قولا سديدا﴾

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سیدھی، درست بات کہا کرو۔

اللہ کے بندو! جان لو کہ حج کا عظیم شعار وہ سب سے مضبوط رشتہ ہے جو مسلمانوں کو ایک وقت میں، ایک میدان میں، ایک لباس میں جمع کرتا ہے، وہ ایک ہی قبلے کا رخ کرتے ہیں، ایک ہی دین کے ماننے والے ہیں، ان کی شریعت کا سرچشمہ ایک ہے، اور وہ سب ایک ہی رب کی عبادت کرتے ہوئے ایک ہی زبان سے پکارتے ہیں:

لبيك اللهم لبيك، لبيك لا شريك لك لبيك، إن الحمد والنعمة لك والملك، لا شريك لك لبيك.

حج اسلام کے عظیم ترین مظاہر میں سے ایک ہے، یہ ایک سنہری موقع ہے جس میں مسلمان ایک کلمے پر جمع ہوتے ہیں، ایک ہی وقت میں، سال میں ایک مرتبہ، ایک ہی عمل انجام دیتے ہیں، اور یوں یہ امت کو درپیش چیلنجز، بحرانوں اور دشمنوں وگھات لگائے بیٹھے لوگوں کے مقابلے کے لیے غور وفکر اور بصیرت افروز آرا پیش کرنے کا بہترین موقع بن جاتا ہے۔

حج ہر سال مسلمانوں پر آتا ہے، اس کے کچھ آداب اور سنتیں ہیں جن کا لحاظ حاجی اور مقیم دونوں پر لازم ہے، خواہ تعلق بیت اللہ الحرام سے ہو یا حرمت والے مہینے سے، ان سب کا ادب بجالانا ضروری ہے۔

اے میرے حاجی بھائی! جان لو کہ تم پر بیت اللہ الحرام اور اپنے نفس کے تئیں بہت سے حقوق، اور ان میں سب سے اہم یہ ہیں:

(1) بیت الحرام کی حرمت کی تعظیم کرنا اور اللہ تعالیٰ کے شعائر کا تقدس بر قرار رکھنا، اور اس بات سے بچنا کہ اللہ جل جلالہ تمہیں کسی ایسے مقام پر دیکھے جہاں وہ تم سے ناراض ہو جائے یا تم پر غضب ناک ہو جائے، پس وہ تمہارا حج تم پر فاسد کر دے اور اسے تم سے قبول نہ کرے، اور تمہاری محنت رائیگاں چلی جائے۔

(2) اے حاجی بھائی! اپنی استطاعت بھر بیت اللہ الحرام کی قربت سے فائدہ اٹھاؤ، کثرت سے طواف کرو، وہاں نماز پڑھو، ذکر و استغفار میں مشغول رہو، اور وقت کو جتنا ہو سکے غنیمت جانو، اس لیے کہ یہ دن عبادت اور ذکر کے دن ہیں، محض سیر و تفریح اور سیاحت کے دن نہیں۔

(3) اے حاجی بھائی! حتی المقدور حج کے طریقے اور اس کے شعائر کو جاننے کی کوشش کرو، اور اس میں کسی قسم کی کوتاہی نہ کرو، اس لیے کہ تم بہت کچھ خرچ کر چکے ہو، کہیں ایسا نہ ہو کہ غفلت کے باعث تمہاری ساری محنت ضائع ہو جائے، کیونکہ ان امور سے ناواقفیت حاجی کے لیے عذر نہیں، خصوصاً اس زمانے میں جبکہ حج کے مسائل سیکھنا نہایت آسان اور سہل ہو چکا ہے، الحمد للہ۔ حدیث شریف میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"خذوا عني مناسككم"

مجھ سے اپنے حج کے مناسک سیکھ لو۔

(4) اے حاجی بھائی! جان لو کہ حج گناہوں کی مغفرت کا عظیم موقع ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"من حج فلم يرفث ولم يفسق رجع كيوم ولدته أمه".

جس نے حج کیا اور اس دوران نہ بے حیائی کی اور نہ گناہ، وہ اس دن کی طرح لوٹتا ہے جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔

یعنی اس کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اور وہ نومولود بچے کی طرح پاک صاف ہو جاتا ہے۔ پس اس عظیم موقع سے بھرپور فائدہ اٹھاؤ، اور ہر قسم کی خلاف ورزی سے بچو، کیا معلوم شاید دوبارہ لوٹ کر آنے کی نوبت ہی نہ آئے۔ ان خلاف ورزیوں میں لغو باتیں، بے حیائی، گناہ، جھگڑا، بحث و تکرار، معاملات میں سختی، سگریٹ نوشی، وقت ضائع کرنا، مناسک کی ادائیگی میں سستی کرنا شامل ہیں، بلکہ اس سے بھی بڑھ کر وہ لوگ ہیں جو اس مقدس گھر میں فساد پھیلانے، چوری، جیب تراشی، تخریب کاری، ہنگامہ آرائی، مظاہروں، نعروں اور ہجوم سازی کے لیے آتے ہیں۔

(5) اے حاجی بھائی! تم پر ہر وقت یہ احساس لازم رہے کہ اللہ تعالی تم پر ہمہ وقت نگراں ہے۔ ہر احرام پہننے والا حاجی نہیں ہوتا، اور نہ ہر حج کرنے والے کا حج قبول ہوتا ہے، کاش مجھے معلوم ہو کہ آیا تم قبول کیے جانے والوں میں سے ہو یا نہیں؟ اور اس کا راستہ یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کے حج کی پیروی اسی طرح سے کی جائے جیسا صحابہ کرام نے اسے بیان کیا ہے، اور بدعات، منکرات اور خلاف ورزیوں سے دور رہا جائے، اور یہ سب حج کو اس کے شایان شان ادا کرنے کے بعد اس کی قبولیت کی امید کے ساتھ ہونا چاہیے۔

(6) اے حاجی بھائی! تم مکہ مکرمہ میں ہو، اس عظمت والے مقام پر جہاں سب برابر ہیں، لہذا اپنے کسی حاجی بھائی پر تکبر نہ کرو اور نہ خود کو کسی سے برتر سمجھو۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"لا فرق بين عربي ولا أعجمي ولا أسود ولا أبيض إلا بالتقوى".

کسی عربی کو عجمی پر، کسی گورے کو کالے پر کوئی فضیلت نہیں، مگر تقوی کے سبب۔

(7) اے حاجی بھائی! تم اپنے گھر سے اللہ کے قدیم گھر کی طرف نکلے ہو، اپنے وطن سے اس سرزمین کی جانب آئے ہو جہاں مقدس شعائر ہیں، پس خبردار! کہیں ایسی خلاف ورزیاں تمہارے عظیم اجر کو ضائع نہ کر دیں جو تمہارے حج کو برباد اور تمہاری محنت کو اکارت کر دیں۔

اللہ کے بندو! اللہ تعالیٰ نے بعض دنوں کو بعض پر فضیلت دی ہے، وہ اپنے بندوں کو رحمت کے مقامات اور مغفرت کے اوقات کے سامنے پیش کرتا ہے، اور تم سال میں خیر اور رحمت کے سب سے بڑے موسم میں ہو، پس تم اس میں عبادت، اطاعت اور اللہ تعالیٰ کے قرب کو غنیمت جانو۔

لبيك اللهم لبيك لبيك لا شريك لك لبيك إن الحمد والنعمة لك والملك لا شريك لك.

عباد الله نفعني الله وإياكم بهدي الكتاب والسنة برحمة منه ومِنَّة أقول ما تسمعون وأستغفر الله لي ولكم فاستغفروه إنه هو الغفور الرحيم.

*خطبہ ثانیہ

الحمد لله رب العالمين والعاقبة للمتقين ولا عدوان إلا على الظالمين وأشهد ألا إله إلا الله ولي الصالحين وأشهد أن محمداً عبده ورسوله صلوات ربي وسلامه عليه وعلى آله وأتباعه الى يوم الدين، أما بعد:

حج اسلام کے مظاہر میں سے ایک عظیم مظہر ہے جو مسلمانوں کو ایک دوسرے کے ساتھ جوڑتا ہے، اور یہ ایک بہت بڑا ایمانی سفر ہے جو آخرت کی یاد دلاتا ہے، اور یہ اسلام کا وہ سب سے بڑا رکن ہے جس سے ارکان مکمل ہوتے ہیں، پس جسے اس کی توفیق مل جائے اسے چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی حمد بجالائے، اور جسے اس کی توفیق نہ ملے اسے چاہیے کہ وہ اللہ سے یہ سوال کرے کہ وہ اسے مکہ مکرمہ اور مقدس مقامات کی طرف لے چلے جو کہ دلوں کا مرکز ہیں۔ اے اللہ اسے قبول فرما۔

عباد الله صلوا على الرحمة المهداة والنعمة المسداة سيد الأنبياء والمرسلين كما أمركم بذلك العليم الخبير بقوله: ﴿إن الله وملائكته يصلون على النبي يا أيها الذين آمنوا صلوا عليه وسلموا تسليما﴾

وارض اللهم عن الأئمة الخلفاء السادة الحنفاء الذين قضوا بالحق وبه كانوا يعدلون، وعن التابعين لهم بإحسان يا رب العالمين وعنا معهم بعفوك وكرمك يا أرحم الراحمين.

اللهم أعز الإسلام والمسلمين وأذل الكفر والكافرين وانصر عبادك الموحدين واجعل عموم بلاد الإسلام والمسلمين سخاءً رخاءً يا رب العالمين.

اللهم وفق حُكّام المسلمين لتحكيم شرعك وتطبيق سنة نبيك محمد ﷺ وألّف بين قلوبهم واجعلهم رحمة على رعاياهم ووفقهم لكل ما تحبه وترضاه.

اللهم خِر لنا واختر لنا ولا تكلنا إلى أنفسنا طرفة عين. واهدنا ويسر الهدى لنا وأعنا على ذكرك وشكرك وحُسن عبادتك.

اللهم فقهنا في أمور الدنيا والدين، وأصلح أحوال المسلمين أجمعين واقض حوائج أمة محمد ﷺ واجعل عاقبة أمرهم إلى خير يا رحمن يا رحيم.

اللهم تقبل من الحجاج حجهم ومن العمار عمرتهم ومن النساك نسكهم، واجعله حجاً مبروراً وسعياً مشكوراً وذنباً مغفوراً وتجارة لن تبور يا عالم ما في الصدور.

عباد الله إن الله يأمر بالعدل والإحسان وإيتاء ذي القربى وينهى عن الفحشاء والمنكر والبغي يعظكم لعلكم تذكرون . فاذكروا الله العظيم الجليل يذكركم واشكروه على نعمه يزدكم ولذكر الله أكبر والله يعلم ما تصنعون.

تیسرا خطبہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کی صفت

الحمد لله رب العالمين الذي جعل الإنسان أكمل خلقه وجعل محمداً ﷺ خاتم أنبيائه وأفضل رسله وجعل الإسلام أكمل دين وأشمل وأيسر منهج الحمد الذي هدانا وأرشدنا وكفانا وآوانا ومن كل شر وسوء وبلاء عصمنا وحفظنا الحمد لله معز الأولياء ومذل الأشقياء الحمد لله القائم على أمر خلقه حفظاً وتقديراً تصريفاً وتدبيراً توفيقاً وتيسراً.

وأشهد ألا إله إلا الله وحده لا شريك له إله ملك عن قدرة وأعطى عن غنى وتجاوز عن فضل ويسر عن رحمة سبحانه.

وأشهد أن محمداً عبدالله ورسوله النبي الإمام والمختار الهمام وخير من صلى وصام وبأمر الله قام ﷺ وعلى آله وأصحابه وأتباعه الى يوم القيام.

اے میرے بھائیو! میں اپنے آپ کو اور آپ سب کو ہمیشہ اللہ تعالی سے ڈرتے رہنے کی وصیت کرتا ہوں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿واتقوا الله إن الله خبير بما تعملون﴾

اور اللہ سے ڈرو، بے شک اللہ تمہارے اعمال سے خوب باخبر ہے۔

اللہ کے بندو! ہر سال انہی دنوں میں حجاج کرام حج کے پہلے دن یعنی یوم الترویہ میں منیٰ کی طرف روانگی کی تیاری کرتے ہیں۔ لاکھوں حاجی دنیا کے گوشے گوشے سے حج کے مناسک ادا کرنے کی غرض سے حاضر ہوتے ہیں۔ ہمارے لیے ضروری ہے کہ ہم جانیں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کس طرح حج ادا فرمایا تاکہ ہم آپ کی اقتدا کریں، آپ کے نقش قدم پر چلیں، آپ کے طریقے کو اپنائیں، اور مناسک حج صحیح طور پر آپ ہی سے سیکھیں۔

چنانچہ ہجرت کے دسویں سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے حج کے ارادے سے بیت اللہ کی طرف روانہ ہوئے، اور آپ کا نسک قران تھا۔ آپ اپنی اونٹنی قصواء پر سوار ہوئے، یہاں تک کہ جب وہ بیداء کے مقام پر سیدھی کھڑی ہوئی اور لوگ آپ کے اردگرد حد نگاہ تک پھیلے ہوئے تھے، تو آپ نے توحید کے ساتھ تلبیہ بلند فرمایا:

لبيك اللهم لبيك، لبيك لا شريك لك لبيك، إن الحمد والنعمة لك والملك لا شريك لك لبيك.

اور لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ یہی تلبیہ پکارا۔ یہاں تک کہ جب آپ بیت اللہ پہنچے تو حجر اسود کا استلام فرمایا، تین چکروں میں رمل کیا اور چار میں معمول کے مطابق چلے۔ پھر مقام ابراہیم کی طرف تشریف لے گئے اور یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿ واتخذوا من مقام إبراهيم مصلى ﴾

اور مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ۔

پھر مقام ابراہیم کو اپنے اور بیت اللہ کے درمیان رکھا، اور دو رکعتوں میں قل ھو اللہ احد اور قل یا ایہا الکافرون کی تلاوت کی، پھر حجر اسود کی طرف واپس آئے، اس کا استلام کیا، پھر دروازے سے صفا کی طرف نکلے، جب صفا کے قریب پہنچے تو یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿ إن الصفا والمروة من شعائر الله ﴾

بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔

اور فرمایا: "أبدأ بما بدأ الله به".

میں وہیں سے آغاز کرتا ہوں جہاں سے اللہ نے آغاز فرمایا۔

پس آپ نے صفا سے ابتدا فرمائی۔ اس پر چڑھے یہاں تک کہ بیت اللہ کو دیکھا، قبلہ رخ ہوئے، اللہ کی توحید بیان کی، اس کی بڑائی بیان کی، اور فرمایا:

"لا إله إلا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير، لا إله إلا الله وحده أنجز وعده ونصر عبده وهزم الأحزاب وحده".

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، بادشاہی اسی کی ہے، تمام تعریفیں اسی کے لیے ہیں، اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اس نے اپنا وعدہ سچا فرمایا، اپنے بندے کی مدد فرمائی، اور تنہا تمام لشکروں کو شکست دی۔

پھر اس کے درمیان دعا فرمائی۔ یہ عمل تین مرتبہ کیا۔ پھر مروہ کی طرف اترے۔ وادی کے نشیب میں پہنچے تو دوڑے، اور جب بلندی پر آئے تو معمول کے مطابق چلے، یہاں تک کہ مروہ پہنچ گئے۔ مروہ پر بھی وہی عمل کیا جو صفا پر کیا تھا۔ پھر جب آخری چکر میں مروہ پر پہنچے تو فرمایا:

"لو أني استقبلت من أمري ما استدبرت لم أسق الهدي وجعلتها عمرة".

اگر مجھے پہلے سے وہ بات معلوم ہوتی جو اب معلوم ہوئی ہے تو میں قربانی اپنے ساتھ نہ لاتا اور اسے عمرہ بنا دیتا۔

پھر فرمایا:

"فمن كان منكم ليس معه هدي فليحل وليجعلها عمرة".

تم میں سے جس کے ساتھ قربانی نہیں وہ احرام کھول دے اور اسے عمرہ بنا لے۔

اس پر سراقہ بن مالک بن جعشم نے عرض کیا : "یارسول اللہ! کیا یہ حکم صرف اسی سال کے لیے ہے یا ہمیشہ کے لیے؟" تو رسول اللہ ﷺ نے اپنی انگلیاں ایک دوسری میں داخل کرتے ہوئے فرمایا:

"دخلت العمرة في الحج"

عمرہ حج میں داخل ہو گیا۔

اور دو مرتبہ فرمایا:

"لا بل لأبد أبد".

نہیں، بلکہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے۔

پھر جب یوم الترویہ آیا تو لوگ منیٰ کی طرف روانہ ہوئے اور حج کا احرام باندھا۔ رسول اللہ ﷺ بھی سوار ہوئے اور منیٰ میں ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر کی نمازیں اپنے اپنے وقت پر قصر کے ساتھ ادا فرمائیں۔ اور مکہ والوں نے بھی دیگر لوگوں کی طرح ایسا ہی کیا۔ پھر تھوڑی دیر قیام فرمایا یہاں تک کہ سورج طلوع ہو گیا۔ آپ نے نمرہ میں اپنے لیے بالوں کا خیمہ لگانے کا حکم دیا۔ پھر آپ عرفات پہنچے، وہاں خیمہ تیار پایا تو وہاں فروکش ہو گئے۔

جب سورج ڈھل گیا تو قصواء اونٹنی کو تیار کرنے کا حکم دیا، پھر وادی کے درمیان تشریف لائے اور لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:

" إن دماءكم وأموالكم حرام عليكم كحرمة يومكم هذا في شهركم هذا في بلدكم هذا ألا كل شيء من أمر الجاهلية تحت قدمي موضوع ودماء الجاهلية موضوعة، وإن أول دم أضع من دمائنا دم ابن ربيعة بن الحارث، كان مسترضعاً في بني سعد فقتلته هذيل. وربا الجاهلية موضوع. وأول رباً أضع ربانا ربا عباس بن عبدالمطلب. فإنه موضوع كله. فاتقوا الله في النساء. فإنكم أخذتموهن بأمان الله. واستحللتم فروجهن بكلمة الله. ولكم عليهن أن لا يوطئن فرشكم أحدا تكرهونه. فإن فعلن ذلك فاضربوهن ضربا غير مبرح ولهن عليكم رزقهن وكسوتهن بالمعروف، وقد تركت فيكم ما لن تضلوا بعده إن اعتصمتم به كتاب الله وأنتم تسألون عني فما أنتم قائلون ؟".

بے شک تمہارے خون اور تمہارے مال تم پر اسی طرح حرام ہیں جس طرح تمہارے اس دن کی، تمہارے اس مہینے کی اور تمہارے اس شہر کی حرمت ہے۔ سن لو! زمانہ جاہلیت کا ہر رسم و رواج میرے قدموں تلے پامال ہے۔ اور جاہلیت کے خون معاف ہیں۔ اور پہلا خون جسے میں اپنے خونوں میں سے معاف کرتا ہوں وہ ابن ربیعہ بن حارث کا خون ہے، وہ بنو سعد میں دودھ پیتا تھا اور اسے قبیلہ ہذیل نے قتل کر دیا تھا۔ جاہلیت کا سود ختم کیا جاتا ہے۔ اور پہلا سود جسے میں اپنے سود میں سے ختم کرتا ہوں وہ عباس بن عبد المطلب کا سود ہے، پس وہ سارے کا سارا ختم ہے۔ عورتوں کے معاملے میں اللہ سے ڈرو، کیونکہ تم نے انہیں اللہ کی امان سے لیا ہے اور تم نے ان کی شرمگاہوں کو اللہ کے کلمے کے ساتھ حلال کیا ہے۔ تمہارا ان پر یہ حق ہے کہ وہ تمہارے بستر پر کسی ایسے شخص کو نہ بٹھائیں جسے تم ناپسند کرتے ہو۔ پس اگر وہ ایسا کریں تو انہیں مارو، ایسی مار جو شدید زخمی نہ کرے۔ ان کا تم پر یہ حق ہے کہ تم انہیں دستور کے مطابق رزق اور لباس دو۔ اور میں تم میں ایک ایسی چیز چھوڑے جا رہا ہوں کہ اگر تم اسے مضبوطی سے تھامے رکھو گے تو اس کے بعد ہرگز گمراہ نہیں ہو گے، وہ اللہ کی کتاب ہے۔ اور تم سے میرے بارے میں پوچھا جائے گا، تو تم کیا کہو گے؟

لوگوں نے کہا: ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نے پیغام پہنچا دیا، حق ادا کر دیا اور خیر خواہی فرمائی۔ تو آپ اپنی شہادت کی انگلی کو آسمان کی طرف اٹھاتے اور لوگوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمانے لگے: "اللهم اشهد اللهم اشهد"، اے اللہ! گواہ رہنا، اے اللہ! گواہ رہنا، تین مرتبہ ایسا فرمایا۔

پھر اذان دی گئی اور اقامت کہی گئی اور آپ نے ظہر کی نماز پڑھائی، پھر اقامت کہی گئی اور آپ نے عصر کی نماز پڑھائی، اور ان دونوں کے درمیان کوئی سنت وغیرہ نہیں پڑھی۔ پھر رسول اللہ ﷺ سوار ہوئے یہاں تک کہ وقوف کی جگہ پر تشریف لائے۔ آپ نے اپنی اونٹنی قصواء کا پیٹ چٹانوں کی طرف کر دیا اور پیدل چلنے والوں کے راستے کو اپنے آگے رکھا اور قبلہ رخ ہو گئے اور مسلسل وقوف میں رہے یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا اور تھوڑی سی زردی بھی ختم ہو گئی یہاں تک کہ سورج کی ٹکیہ غائب ہو گئی۔ اور آپ نے اسامہ کو اپنے پیچھے سوار کر لیا، رسول اللہ ﷺ وہاں سے روانہ ہوئے، اور آپ نے قصواء اونٹنی کی نکیل اس قدر کھینچ رکھی تھی کہ اس کا سر آپ کے کجاوے کی لکڑی سے ٹکراتا تھا، اور آپ اپنے دائیں ہاتھ سے (اشارہ کرتے ہوئے) فرما رہے تھے: "أيها الناس السكينة السكينة".

اے لوگو! سکون اختیار کرو، سکون اختیار کرو۔ جب بھی آپ کسی ٹیلے پر آتے تو اونٹنی کی نکیل ذرا ڈھیلی کر دیتے تاکہ وہ اوپر چڑھ سکے۔ یہاں تک کہ آپ مزدلفہ پہنچے اور وہاں مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ

پڑھائیں، اور ان کے درمیان کوئی چیز نہیں پڑھی یعنی کوئی سنت و نفل نہیں پڑھے۔ پھر رسول اللہ ﷺ لیٹ گئے یہاں تک کہ فجر طلوع ہوگئی، اور جب صبح خوب روشن ہوگئی تو آپ نے اذان اور اقامت کے ساتھ فجر کی نماز پڑھائی۔ پھر آپ قصواء پر سوار ہوئے یہاں تک کہ مشعر الحرام کے پاس آئے، قبلہ رخ ہوئے اور اللہ سے دعا کی، اس کی بڑائی بیان کی، لا الہ الا اللہ کہا اور اس کی توحید بیان کی، اور آپ مسلسل وقوف میں رہے یہاں تک کہ خوب روشنی ہوگئی۔ پھر آپ سورج نکلنے سے پہلے وہاں سے روانہ ہوئے اور فضل بن عباس کو اپنے پیچھے سوار کر لیا، یہاں تک کہ وادی محسر میں آئے تو سواری کو تھوڑا تیز کیا۔ پھر درمیانی راستہ اختیار کیا جو جمرہ کبری کی طرف نکلتا ہے، یہاں تک کہ آپ اس جمرہ کے پاس آئے جو درخت کے پاس ہے یعنی جمرہ عقبہ، اور اسے سات کنکریاں ماریں، ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہتے، کنکریاں چٹکی سے مارنے کی مقدار کی تھیں، آپ نے وادی کے نشیب سے کنکریاں ماریں، پھر قربان گاہ کی طرف تشریف لے گئے اور اپنے دست مبارک سے تریسٹھ اونٹ نحر کیے، پھر حضرت علی کو دے دیا اور انہوں نے باقی اونٹ نحر کیے اور آپ نے انہیں اپنی قربانی میں شریک کر لیا۔ پھر آپ نے ہر اونٹ میں سے گوشت کا ایک ٹکڑا لینے کا حکم دیا، وہ گوشت ایک ہنڈیا میں ڈال کر پکایا گیا، پھر ان دونوں نے اس کا گوشت کھایا اور اس کا شوربہ پیا۔

پھر رسول اللہ ﷺ سوار ہوئے اور طواف افاضہ کے لیے بیت اللہ تشریف لائے، اور مکہ میں ظہر کی نماز پڑھی۔ پھر آپ بنو عبد المطلب کے پاس آئے جو آب زمزم پلا رہے تھے، تو فرمایا:

"انزعوا بني عبد المطلب فلولا أن يغلبكم الناس على سقايتكم لنزعت معكم".

اے بنو عبد المطلب! پانی کھینچو، اگر مجھے یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ لوگ پانی پلانے میں تم پر غالب آجائیں گے تو میں بھی تمہارے ساتھ پانی کھینچتا، چنانچہ انہوں نے آپ کو ایک ڈول پکڑایا تو آپ نے اس میں سے پیا، پھر آپ ﷺ منی واپس تشریف لے گئے اور وہاں تین دن تک قیام فرمایا، اور روزانہ زوال کے بعد جمرات کو کنکریاں مارتے رہے۔

اللہ کے بندو! ہمارے نبی کریم ﷺ نے اس طرح حج ادا کیا اور یہ فرمایا: "خذوا عني مناسككم".

مجھ سے اپنے مناسک حج سیکھ لو۔

مقدس مقامات کے میدانوں میں حاجی اپنا وقت اللہ تعالیٰ کے حضور ذکر، تسبیح، تحمید، تہلیل، استغفار، تلاوت قرآن اور دعا میں صرف کرتا ہے، کیونکہ یہ گنتی کے چند دن ہی تو ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿واذكروا الله في أيام معدودات﴾

اور گنتی کے چند دنوں میں اللہ کو یاد کرو۔ پس میرے حاجی بھائی! جس مقصد کے لیے تم آئے ہو اس کے علاوہ کسی اور چیز میں مشغول نہ ہونا، اور تم اس لیے گئے ہو کہ اللہ جل جلالہ کے سامنے کھڑے ہو سکو۔

عباد الله نفعني الله وإياكم بهدي الكتاب والسنة برحمة منه ومِنَّة أقول ما تسمعون وأستغفر الله لي ولكم فاستغفروه إنه هو الغفور الرحيم.

*خطبہ ثانیہ

الحمد لله رب العالمين مستحق الحمد دوماً مستوجب الشكر أبداً. أما بعد:

اے میرے مسلمان بھائی! جان لو کہ عید کے دن کے اعمال چار ہیں: (رمی کرنا، ذبح کرنا، حلق کروانا اور طواف کرنا)۔ اور ذبح میں سے کچھ وہ ہے جو مناسک کا حصہ ہے اور وہ ہدی ہے، اور کچھ وہ ہے جو حاجی اور غیر حاجی کے لیے عام قربانی ہے۔ اس قربانی کی کچھ شرائط اور سنتیں ہیں جو یہ ہیں:

(1) قربانی کا جانور چوپایوں یعنی اونٹ، گائے یا بھیڑ بکری میں سے ہو۔

(2) قربانی کا جانور شرعاً مقررہ عمر کو پہنچ چکا ہو، شرعی عمر یہ ہے: اونٹ جو پانچ سال پورے کر چکا ہو، گائے جو دو سال پورے کر چکی ہو، بکری جو ایک سال پورا کر چکی ہو اور دنبہ اور بھیڑ جو چھ ماہ پورے کر چکے ہوں۔

(3) قربانی کا جانور قربانی سے مانع عیوب سے پاک ہو، اور وہ عیوب یہ ہیں: لنگڑا پن، کانا پن، اندھا پن، بیماری، یا ایسا کمزور اور لاغر ہونا کہ ہڈیوں میں گودا نہ رہے، یا کان کا چرا ہوا یا چھدا ہوا ہونا۔

آپ ﷺ نے فرمایا: "لا يضحى بالعرجاء بين ظلعها ولا بالعوراء بين عورها ولا بالمريضة بين مرضها ولا بالعجفاء التي لا تنقي" (السنن).

اس لنگڑے جانور کی قربانی نہیں کی جائے گی جس کا لنگڑا پن ظاہر ہو، نہ اس کانے کی جس کا کانا پن ظاہر ہو، نہ اس بیمار کی جس کی بیماری ظاہر ہو، اور نہ ہی اس قدر لاغر کی جس کی ہڈیوں میں گودا نہ ہو۔

اور ایک روایت میں ہے: "الكسيرة التي لا تنقي".

ایسی ٹوٹی ہوئی ہڈی والا جانور جس میں گودا نہ ہو۔ "تنقي" کا مطلب ہے "نقاء" یعنی گودا۔ اور ایک روایت میں ہے:

"نهى رسول الله ﷺ عن المصفرة والمستأصلة والبخقاء والمشيعة والكسراء، فالمصفرة التي تستأصل أذنها حتى يبدو سماخها، والمستأصلة التي استؤصل قرنها من أصله، والبخقاء التي تبخق عينها، وهي العمياء، والمشيعة التي لا تتبع الغنم عجفاً وضعفاً والكسراء الكسيرة أي الكبيرة".

رسول اللہ ﷺ نے مصفرہ، مستأصلہ، بخقاء، مشیعہ اور کسراء کی قربانی سے منع فرمایاہے۔ پس مصفرہ وہ ہے جس کا کان جڑ سے کاٹ دیا گیاہو یہاں تک کہ اس کا سوراخ نظر آنے لگے، مستأصلہ وہ ہے جس کی سینگ جڑ سے کاٹ دی گئی ہو، بخقاء وہ ہے جس کی آنکھ پھوٹ چکی ہو، یعنی اندھی ہے، مشیعہ وہ ہے جو اس قدر کمزور اور لاغر ہو کہ ریوڑ کے ساتھ نہ چل سکے، کسراء سے مراد ٹوٹی ہوئی ہڈی والی یعنی بہت بوڑھی ہے۔

حضرت علی سے مروی ہے، انہوں نے فرمایا:

"أمرنا رسول الله ﷺ أن نستشرف العين والأذن، أي: نتأكد من سلامتهما، ولا نضحي بعوراء ولا مقابلة ولا مدابرة ولا خرقاء ولا شرقاء" [اصحاب السنن].

ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ ہم آنکھ اور کان کو خوب اچھی طرح دیکھ لیں، یعنی ان کے صحیح سالم ہونے کی تسلی کر لیں، اور ہم کانے جانور کی قربانی نہ کریں، اور نہ اس کی جو مقابلہ، مدابرہ، خرقاء یا شرقاء ہو۔

مقابلہ وہ ہے جس کا کان آگے سے کٹا ہوا ہو، مدابرہ وہ ہے جس کا کان پیچھے سے کٹا ہوا ہو، خرقاء وہ ہے جس کا کان پھٹا ہوا ہو، شرقاء وہ ہے جس کا کان لمبائی میں چرا ہوا ہو۔ پس قربانی کرنے والے بھائی! ان میں سے کوئی بھی عیب قربانی میں کفایت نہیں کرتا، لہذا ان سے بچو۔

(4) قربانی کا جانور ذبح کے مقررہ وقت میں ذبح کیا جائے، قربانی کا وقت یوم النحر کو نماز عید کے بعد سے لے کر تیرہویں دن یعنی ایام تشریق کے تیسرے دن کا سورج غروب ہونے تک کا وقت ہے۔

قربانی کی سنتوں میں سے یہ ہے کہ قربانی کرنے والا اسے بدست خود ذبح کرے۔ اور اس کا ایک تہائی حصہ خود کھائے، ایک تہائی ہدیہ کرے اور ایک تہائی صدقہ کر دے۔ اور اسے تین دن کے اندر کھالیا جائے اور تین دن سے زیادہ کے لیے اس میں سے کچھ بچا کر نہ رکھا جائے۔

دن یا رات کسی بھی وقت ذبح کرنا جائز ہے، اور دن میں کرنا افضل ہے اور جتنا جلدی کیا جائے اتنا ہی بہتر ہے۔ میرے بھائیو! جان لو کہ قربانی تمہارے نبی محمد ﷺ کی سنتوں میں سے ہے۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا:

"قام رسول الله ﷺ بالمدينة عشر سنين يضحي".

رسول اللہ ﷺ نے مدینہ میں دس سال قیام فرمایا اور آپ قربانی کرتے رہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

"ما عمل بن آدم يوم النحر عملاً أحب الى الله عز وجل من هراقة دم وإنه ليأتي يوم القيامة بقرونها وأظلافها وأشعارها وإن الدم ليقع من الله عز وجل بمكان قبل أن يقع على الأرض فطيبوا بها نفساً".

ابن آدم نے قربانی کے دن قربانی کرنے سے زیادہ اللہ عزوجل کے ہاں کوئی محبوب عمل نہیں کیا۔ وہ جانور قیامت کے دن اپنے سینگوں، کھروں اور بالوں سمیت آئے گا، قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے ہی اللہ عزوجل کے ہاں قبولیت کا مقام پا لیتا ہے، پس تم خوش دلی سے قربانی کیا کرو۔ لہٰذا میرے بھائیو! اس میں سستی نہ کرو، کیونکہ قربانی کرنے والے کے لیے ہر بال اور خون کے ہر قطرے کے بدلے ایک نیکی ہے۔

عباد الله صلوا على الرحمة المهداة والنعمة المسداة سيد الأنبياء والمرسلين كما أمركم بذلك العليم الخبير بقوله: ﴿إن الله وملائكته يصلون على النبي يا أيها الذين آمنوا صلوا عليهم وسلموا تسليماً﴾.

وارض اللهم عن الأئمة الخلفاء السادة الحنفاء الذين قضوا بالحق وبه كانوا يعدلون، وعن التابعين لهم بإحسان يا رب العالمين وعنا معهم بعفوك وكرمك يا أرحم الراحمين.

اللهم أعز الإسلام والمسلمين وأذل الكفر والكافرين وانصر عبادك الموحدين واجعل عموم بلاد الإسلام والمسلمين سخاءً رخاءً يا رب العالمين.

اللهم وفق حُكّام المسلمين لتحكيم شرعك وتطبيق سنة نبيك محمد ﷺ وألّف بين قلوبهم واجعلهم رحمة على رعاياهم ووفقهم لكل ما تحبه وترضاه.

اللهم خِر لنا واختر لنا ولا تكلنا إلى أنفسنا طرفة عين . واهدنا ويسر الهدى لنا وأعنا على ذكرك وشكرك وحُسن عبادتك.

اللهم فقهنا في أمور الدنيا والدين، وأصلح أحوال المسلمين أجمعين واقض حوائج أمة محمد ﷺ واجعل عاقبة أمرهم إلى خير يا رحمن يا رحيم.

اللهم تقبل من الحجاج حجهم ومن العمار عمرتهم ومن النساك نسكهم، واجعله حجاً مبروراً وسعياً مشكوراً وذنباً مغفوراً وتجارة لن تبور يا عالم ما في الصدور.

عباد الله إن الله يأمر بالعدل والإحسان وإيتاء ذي القربى وينهى عن الفحشاء والمنكر والبغي يعظكم لعلكم تذكرون. فاذكروا الله العظيم الجليل يذكركم واشكروه على نعمه يزدكم ولذكر الله أكبر والله يعلم ما تصنعون.

❊❊❊❊❊❊❊❊❊❊❊❊❊

چوتھا خطبہ

یوم عرفہ کی فضیلت

الحمد لله الذي خلق كل شيء فقدره تقديراً الحمد لله الذي جعل الإسلام خير شرعة وأفضل منهج للإنسانية الحمد لله الذي جعل الإسلام خاتم الأديان وأسهل طرق العيش للحياة الدنيوية وأشهد ألا إله إلا الله وحده لا شريك له الواحد الأحد الفرد الصمد الذي لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا أحد وأشهد أن محمداً عبده ورسوله وصفيه وخليله وخيرته من خلقه ﷺ وعلى أتباعه الى يوم الدين.

اللہ کے بندو! میں اپنے آپ کو اور آپ سب کو ہمیشہ اللہ سے ڈرتے رہنے کی وصیت کرتا ہوں، تم ظاہر و باطن ہر حال میں اللہ سے ڈرو اور ہر عمل میں اس کی نگرانی کا احساس رکھو، کامیاب ہو جاؤ گے۔ اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿يا أيها الذين آمنوا اتقوا الله وقولوا قولاً سديداً﴾

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کہا کرو۔

اللہ کے بندو! یہ دس دن وہ مبارک دن ہیں جن میں تمام نیک عبادتیں جمع ہو جاتی ہیں، یہ معلوم و متعین دن ہیں۔ انہیں میں اسلام کا پانچواں رکن ادا کیا جاتا ہے جس کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"من حج فلم يرفث ولم يفسق رجع كيوم ولدته أمه"

جس نے حج کیا اور اس دوران نہ بے حیائی کی اور نہ گناہ، وہ اس دن کی طرح لوٹتا ہے جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔

جس کے لیے حج کی آسانی ہو اور اس نے پہلے حج نہ کیا ہو، تو یہ اس کے لیے مقدس مقامات کے میدانوں میں، ایک عظیم عبادت کے موسم اور ہیبت ناک منظر میں اپنے رب سے ملاقات کا ایک بہترین موقع ہے۔ اور جو حج کر چکا ہو وہ اللہ تعالی کا شکر ادا کرے، کیونکہ حج تو عمر میں ایک ہی بار فرض ہے، اور رسول اکرم ﷺ نے بھی اپنی پوری زندگی میں صرف ایک ہی حج ادا فرمایا۔

چنانچہ ذوالحجہ کے دوسرے ہفتے میں حاجی کا اپنے رب کے ساتھ روحانی سفر شروع ہوتا ہے، وہ مقدس مقامات میں اپنے رب سے ملاقات کرتا ہے، بیت اللہ کے حطیم اور اس کے صحنوں سے لے کر منیٰ، مزدلفہ اور عرفات کے میدانوں تک

ایک مقام سے دوسرے مقام کی طرف منتقل ہوتا ہے۔ یہ ایک ایمانی سفر ہے جس میں بندہ عفو، درگزر، رحمت، مغفرت، توفیق، درستگی اور ہدایت کا امیدوار ہوتا ہے، ان معلوم دنوں میں وہ پکارتا ہے:

لبيك اللهم لبيك، لبيك لا شريك لك لبيك، إن الحمد والنعمة لك، والملك لا شريك لك

حج ایک ایسا موسم ہے جس سے نصیحتیں اور عبرتیں حاصل کی جاتی ہیں، جو ہر مسلمان کے ذہن میں نقش ہو جاتی ہیں، حتی کہ وہ شخص بھی جو خود حج نہ کر سکا ہو، جب وہ لاکھوں انسانوں کے ہجوم کو ایک لباس اور ایک صدا کے ساتھ بادشاہوں کے بادشاہ کے حضور جاتے ہوئے دیکھتا ہے، اس ذات سے محبت کرتے ہوئے، اس سے ڈرتے ہوئے، اور اسی سے امید لگائے ہوئے رواں دواں ہیں۔ یہ ایک ایسا ایمانی سفر ہے جو آخرت کی یاد تازہ کر دیتا ہے، وطن سے جدائی کے لمحے سے، ہجوم کے مقامات میں میدان حشر کی مانند اجتماع سے، لباس اتارنے کی کیفیت سے، ایک موقف سے دوسرے موقف تک منتقل ہونے سے، اور تھکن، بھوک اور پیاس سے، یہ سب کچھ صرف اس لیے کہ تیرا رب تجھ سے راضی ہو جائے۔ پس خوش نصیب ہے وہ شخص جو مقبولین میں شامل ہو جائے اور اس نے ویسا حج کیا جیسا سید المرسلین ﷺ نے فرمایا:

"خذوا عني مناسككم".

مجھ سے حج کے مناسک سیکھ لو۔

میرے بھائیو! ان مبارک دنوں کی عبادات میں سے ایک یوم عرفہ کا روزہ بھی ہے، جو غیر حاجیوں کے لیے مشروع ہے، اس کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"صيام يوم عرفة أحتسب على الله أن يكفر السنة التي قبله والتي بعده".

میں اللہ سے امید رکھتا ہوں کہ یوم عرفہ کا روزہ ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے گناہوں کا کفارہ بن جائے گا

یہ ایک عظیم دن ہے جس میں اللہ تعالی فرشتوں کے سامنے اپنے بندوں پر فخر فرماتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"ما من يوم أكثر من أن يعتق الله فيه عبدا من النار، من يوم عرفة، وإنه ليدنو، ثم يباهي بهم الملائكة، فيقول: ما أراد هؤلاء".

کوئی دن ایسا نہیں جس میں اللہ تعالی یوم عرفہ سے زیادہ بندوں کو جہنم سے آزاد کرتا ہو، وہ قریب ہوتا ہے، پھر فرشتوں کے سامنے ان پر فخر فرماتا ہے اور فرماتا ہے: یہ لوگ کیا چاہتے ہیں؟"۔

اور ایک دوسری حدیث میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"ما رأى الشيطان يوماً هو فيه أصغر، ولا أدحر، ولا أحقر، ولا أغيظ، منه في يوم عرفة، وما ذاك إلا لما رأى من تنزل الرحمة، وتجاوز الله عن الذنوب العظام، إلا ما رُأى يوم بدر، قيل وما رأى يوم بدر؟ قال: أما إنه قد رأى جبريل يزع الملائكة".

شیطان کسی دن اس قدر ذلیل، رسوا، حقیر اور اتنا غیظ وغضب میں نہیں دیکھا گیا جتنا یوم عرفہ میں، اور یہ صرف اس وجہ سے کہ وہ اللہ کی رحمت کے نزول اور بڑے بڑے گناہوں کی معافی کو دیکھتا ہے، سوائے اس کے جو اس نے بدر کے دن دیکھا تھا۔ عرض کیا گیا: بدر کے دن اس نے کیا دیکھا تھا؟ آپ نے فرمایا: اس نے جبریل کو فرشتوں کی صفیں درست کرتے ہوئے دیکھا تھا۔

ان دنوں میں کثرت سے ذکر کرو، تلاوت کرو، استغفار کرو، نمازیں پڑھو، یہاں تک کہ ہمارا رب راضی ہو جائے۔ دعا اور عاجزی کے ساتھ اس کی طرف متوجہ ہو جاؤ، کامیاب اور بامراد ہو جاؤ گے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"خير الدعاء دعاء يوم عرفة، وخير ما قلت أنا والنبيون من قبلي: لا إله إلا الله وحده لا شـــريك له، له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير".

سب سے افضل دعا یوم عرفہ کی دعا ہے، اور سب سے افضل کلمہ جو میں نے اور مجھ سے پہلے انبیاء نے کہا:

"لا إله إلا الله وحده لا شريك له، له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير"۔

اللہ کے بندو! ان دس دنوں کی عبادات میں سے عید الاضحی کی نماز اور اس کا خطبہ سننا بھی ہے۔ یہ ایک جامع خطبہ ہوتا ہے، یہ دن عظمت والا دن ہے بلکہ سب دنوں سے بڑا دن یعنی یوم النحر ہے، جس کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"أتدرون أي يوم هذا ؟، قالوا : الله ورســـوله أعلم، فقال : فإن هذا يوم حرام، أفتدرون أي بلد هذا ؟، قالوا: الله ورسوله أعلم، قال: بلد حرام، أفتدرون أي شهر هذا ؟، قالوا: الله ورسوله أعلم، قال: شهر حرام، قال: فإن الله حرم عليكم دماءكم، وأموالكم، وأعراضـكم كحرمة يومكم هذا، في شـهركم هذا، في بلدكم هذا، وفي رواية قال: هذا يوم الحج الأكبر، اللهم اشهد، وودَّع الناس، فقالوا: هذه حجة الوداع".

کیا تم جانتے ہو یہ کون سا دن ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ حرمت والا دن ہے۔ پھر فرمایا: کیا تم جانتے ہو یہ کون سا شہر ہے؟ عرض کیا گیا: اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا: بلد حرام، پھر فرمایا: کیا تم جانتے ہو یہ کون سا مہینہ ہے؟ عرض کیا گیا: اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا: یہ حرمت

والا مہینہ ہے۔ پھر فرمایا: بے شک اللہ نے تمہارے خون، تمہارے مال، اور تمہاری عزتوں کو تم پر اسی طرح حرام قرار دیا ہے جیسے اس دن، اس مہینے اور اس شہر کی حرمت ہے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ:

"هذا يوم الحج الأكبر".

یہ حج اکبر کا دن ہے۔

پھر فرمایا:

"اللهم اشهد"

اے اللہ! گواہ رہ۔

اور لوگوں سے وداع فرمایا تو صحابہ نے کہا: یہ حجۃ الوداع ہے۔

اسے حج اکبر کا دن اس لیے کہا گیا کیونکہ اس میں سب سے زیادہ عبادات انجام دی جاتی ہیں، اسی دن طواف افاضہ ہوتا ہے، اسی میں سعی ہوتی ہے، اسی میں جمرہ عقبہ کو کنکریاں ماری جاتی ہیں، اسی میں عید کی نماز ہوتی ہے، اسی میں حلق ہوتا ہے، اسی میں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہوتا ہے اور اسی میں وہ قربانیاں بھی انجام پاتی ہیں جن کے بارے میں آپ ﷺ سے جب پوچھا گیا:

"يا رسول الله ما الحج ؟ قال: العج، والثج، قال وكيع: يعني بالعج: العجيج بالتلبية، والثج: نحر البدن".

اے اللہ کے رسول! حج کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: العج والثج، وکیع نے کہا: العج سے مراد تلبیہ کے ساتھ آواز بلند کرنا ہے، اور الثج سے مراد قربانی کے جانور ذبح کرنا ہے۔

میرے بھائیو! ان دس دنوں کی عبادات میں سے قربانی بھی ہے جس کی فضیلت کے بارے میں آپ ﷺ نے فرمایا:

"ما عمل ابن آدم يوم النحر عملاً أحب الى الله عز وجل من هراقة دم وإنه ليأتي يوم القيامة بقرونها وأظلافها وأشعارها وإن الدم ليقع من الله عز وجل بمكان قبل أن يقع على الأرض فطيبوا بها نفساً".

ابن آدم نے قربانی کے دن خون بہانے سے زیادہ اللہ عزوجل کے ہاں کوئی محبوب عمل نہیں کیا۔ قربانی کا جانور قیامت کے دن اپنی سینگوں، کھروں اور بالوں سمیت آئے گا، اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے ہی اللہ عزوجل کے ہاں قبولیت کا مقام پالیتا ہے، پس تم خوش دلی سے قربانی کیا کرو۔

یہ وہ نیک اعمال ہیں جو معلوم اور گنتی کے چند دنوں میں انجام پانے والے، فضیلت والے اور باقی رہنے والے ہیں۔ خوش خبری ہے اس شخص کے لیے جسے ان دنوں میں نیک عمل کی توفیق ملی اور اسے یہ موقع ملا کہ وہ اپنے عظمت وبلندی والے رب کی رضا حاصل کر سکے۔ اور ہلاکت ہے اس کے لیے جو نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گیا۔

عباد الله نفعني الله وإياكم بهدي الكتاب والسنة برحمة منه ومِنَّة أقول ما تسمعون وأستغفر الله لي ولكم فاستغفروه إنه هو الغفور الرحيم.

*خطبہ ثانیہ

الحمد لله رب العالمين والعاقبة للمتقين ولا عدوان إلا على الظالمين وأشهد ألا إله إلا الله ولي الصالحين وأشهد أن محمداً عبده ورسوله صلوات ربي وسلامه عليه وعلى آله وأتباعه الى يوم الدين، أما بعد:

اللہ کے بندو! یہ دن اللہ تعالیٰ کے ذکر اور اس کی ان بڑی بڑی نعمتوں پر شکر ادا کرنے کے ایام ہیں جن نعمتوں کا شمار نہیں کیا جا سکتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"إنما جعل الطواف بالبيت والسعي بين الصفا والمروة ورمي الجمار لإقامة ذكر الله عز وجل".

بیت اللہ کا طواف، صفا و مروہ کے درمیان سعی، اور جمرات کو کنکریاں مارنا صرف اس لیے مقرر کیا گیا ہے تا کہ اللہ عزوجل کا ذکر قائم کیا جائے۔

مسند احمد میں مروی ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا:

يا رسول الله أي الجهاد أعظم أجراً ؟ قال: أكثرهم لله ذكراً، قال: فأي الصائمين أعظم أجراً ؟ قال: أكثرهم لله ذكراً، قال: ثم ذكر الصلاة والزكاة والحج والصدقة كل ذلك ورسول الله ﷺ يقول: اكثرهم لله ذكراً، فقال أبو بكر: يا ابا حفص ذهب الذاكرون بكل خير فقال رسول الله ﷺ : أجل".

اے اللہ کے رسول! کس جہاد کا اجر سب سے بڑا ہے؟ آپ نے فرمایا: جو ان میں اللہ کا سب سے زیادہ ذکر کرنے والے ہیں۔ اس نے پوچھا: کن روزہ داروں کا اجر سب سے بڑا ہے؟ آپ نے فرمایا: جو ان میں اللہ کا سب سے زیادہ ذکر کرنے والے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: پھر اس نے نماز، زکوۃ، حج اور صدقہ کا ذکر کیا اور ہر ایک کے جواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہی فرماتے رہے: جو ان میں اللہ کا سب سے زیادہ ذکر کرنے والے ہیں۔ تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابو حفص! ذکر کرنے والے تو ساری بھلائیاں لے اڑے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔

عباد الله صلوا على الرحمة المهداة والنعمة المسداة سيد الأنبياء والمرسلين كما أمركم بذلك العليم الخبير بقوله: ﴿إن الله وملائكته يصلون على النبي يا أيها الذين آمنوا صلوا عليهم وسلموا تسليماً﴾

وارض اللهم عن الأئمة الخلفاء السادة الحنفاء الذين قضوا بالحق وبه كانوا يعدلون، وعن التابعين لهم بإحسان يا رب العالمين وعنا معهم بعفوك وكرمك يا أرحم الراحمين.

اللهم أعز الإسلام والمسلمين وأذل الكفر والكافرين وانصر عبادك الموحدين واجعل عموم بلاد الإسلام والمسلمين سخاءً رخاءً يا رب العالمين.

اللهم وفق حُكّام المسلمين لتحكيم شرعك وتطبيق سنة نبيك محمد ﷺ وألّف بين قلوبهم واجعلهم رحمة على رعاياهم ووفقهم لكل ما تحبه وترضاه.

اللهم خِر لنا واختر لنا ولا تكلنا إلى أنفسنا طرفة عين. واهدنا ويسر الهدى لنا وأعنا على ذكرك وشكرك وحُسن عبادتك.

اللهم فقهنا في أمور الدنيا والدين، وأصلح أحوال المسلمين أجمعين واقض حوائج أمة محمد ﷺ واجعل عاقبة أمرهم إلى خير يا رحمن يا رحيم.

اللهم تقبل من الحجاج حجهم ومن العمار عمرتهم ومن النساك نسكهم، واجعله حجاً مبروراً وسعياً مشكوراً وذنباً مغفوراً وتجارة لن تبور يا عالم ما في الصدور.

عباد الله إن الله يأمر بالعدل والإحسان وإيتاء ذي القربى وينهى عن الفحشاء والمنكر والبغي يعظكم لعلكم تذكرون. فاذكروا الله العظيم الجليل يذكركم واشكروه على نعمه يزدكم ولذكر الله أكبر والله يعلم ما تصنعون.

****

پانچواں خطبہ

خطبہ حجۃ الوداع کے پیغامات

الحمد لله الكبير المتعال الحمد لله العزيز القوي شديد المحال الحمد لله على تمام الأعمال الصالحات مدى الوقت وفي كل الأحوال، وأشـــهد ألا إله إلا الله أمر بالخير وأعطى الخير وجعل مآل أمورنا كلها الى خير علم من علم وجهل من جهل، وأشـهد أن محمداً رسـوله الخاتم ونبيه المقدم بعث على فترة من الرسـل ليكون للعالمين رحمة مهداة ونعمة مسداة لمن كان له قلب أو ألقى السمع وهو شهيد.

اللہ کے بندو! اللہ تعالی کا تقوی وہ جامع وصیت اور محفوظ خصلت ہے جس کے ذریعے اس جنت تک رسائی حاصل ہوتی ہے جس کی وسعت آسمانوں اور زمین کے برابر ہے نہ اس سے پہلے کوئی ایسی وصیت ہے، نہ اس کے بعد کوئی اور وصیت ہے اور نہ ہی اس کے درمیان کوئی اور وصیت ہے۔ پس اللہ تعالی سے ڈرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ اَمابعد:

الله أكبر الله أكبر الله أكبر الله أكبر الله أكبر الله أكبر الله أكبر لا اله إلا الله الله أكبر الله أكبر ولله الحمد الله أكبر كبيرا والحمد لله كثيرا وسبحان الله بكرة وأصيلا.

نبی کریم ﷺ نے صرف ایک حج ادا فرمایا، جسے حجۃ الوداع کہا جاتا ہے، کیونکہ اس کے صرف نوے دن بعد آپ ﷺ اس دنیا سے رخصت ہو کر اپنے رب اعلیٰ سے جا ملے، اور اپنی امت کو اللہ کے سپرد فرمایا۔ اس عظیم خطبے میں آپ ﷺ نے امت کو امر و نہی کے احکام دیے، اور رہنمائی فرمائی، آپ ﷺ نے فرمایا:

"يا أيها الناس أي يوم هذا؟ قالوا: يوم حرام، قال: أي بلد هذا؟ قالوا: بلد حرام، قال: فأي شـهر هذا؟ قالوا: شهر حرام، قال: فإن أموالكم ودماءكم وأعراضكم عليكم حرام كحرمة يومكم هذا في بلدكم هذا في شهركم هذا، ثم أعادها مراراً، ثم رفع أصبعه إلى السماء فقال: اللهم هل بلغت مراراً"۔

اے لوگو! یہ کون سا دن ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: حرمت والا دن ہے۔ آپ نے فرمایا: یہ کون سا شہر ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: حرمت والا شہر ہے۔ آپ نے فرمایا: یہ کون سا مہینہ ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: حرمت والا مہینہ ہے۔ آپ نے فرمایا: تو بے شک تمہارے مال، تمہارے خون اور تمہاری آبروئیں تم پر اسی طرح حرام ہیں جس طرح تمہارے اس دن کی، تمہارے اس شہر کی اور تمہارے اس مہینے کی حرمت ہے، پھر آپ نے اسے بار بار دہرایا، پھر اپنی انگلی آسمان کی طرف اٹھائی اور بار بار فرمایا: اے اللہ! کیا میں نے پیغام پہنچا دیا؟۔

ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا:

"أي يوم هذا؟ قلنا الله ورسوله أعلم، فسكت حتى ظننا أنه سيسميه بغير اسمه، قال: أليس يوم النحر؟ قلنا: بلى، ثم قال: أي شهر هذا، قلنا: الله ورسوله أعلم، فسكت حتى ظننا أنه سيسميه بغير اسمه، قال: أليس ذا الحجة؟ قلنا: بلى، ثم قال: أي بلد هذا؟ قلنا: الله ورسوله أعلم، فسكت حتى ظننا أنه سيسميه بغير اسمه، قال: أليست البلدة؟ قلنا: بلى، قال: فإن دماءكم وأموالكم -وأحسبه قال- وأعراضكم عليكم حرام كحرمة يومكم هذا في شهركم هذا في بلدكم هذا، وستلقون ربكم فيسألكم عن أعمالكم، ألا لا ترجعوا بعدي ضلالا يضرب بعضكم رقاب بعض، ألا هل بلغت؟ ألا ليبلغ الشاهد منكم الغائب فلعل من يبلغه يكون أوعى له من بعض من سمعه.

(آپ نے پوچھا): یہ کون سا دن ہے؟ ہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، تو آپ خاموش رہے یہاں تک کہ ہم سمجھے کہ شاید آپ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے۔ آپ نے فرمایا: کیا یہ یوم النحر (قربانی کا دن) نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ پھر آپ نے فرمایا: یہ کون سا مہینہ ہے؟ ہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، تو آپ خاموش رہے یہاں تک کہ ہم سمجھے کہ شاید آپ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے۔ آپ نے فرمایا: کیا یہ ذوالحجہ نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ پھر آپ نے فرمایا: یہ کون سا شہر ہے؟ ہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، تو آپ خاموش رہے یہاں تک کہ ہم سمجھے کہ شاید آپ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے۔ آپ نے فرمایا: کیا یہ مکہ شہر نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا: تو بے شک تمہارے خون، تمہارے مال، اور راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے آپ نے فرمایا، اور تمہاری آبروئیں تم پر اسی طرح حرام ہیں جس طرح تمہارے اس دن کی، تمہارے اس مہینے کی اور تمہارے اس شہر کی حرمت ہے۔ اور عن قریب تم اپنے رب سے ملوگے تو وہ تم سے تمہارے اعمال کے بارے میں پوچھے گا۔ سن لو! میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔ سن لو! کیا میں نے پیغام پہنچا دیا؟ سن لو! جو حاضر ہے وہ غائب تک پہنچا دے، کیونکہ ممکن ہے کہ جس تک یہ پیغام پہنچایا جائے وہ سننے والے سے زیادہ اسے یاد رکھنے والا ہو۔

اس عظیم حدیث سے بے شمار احکام حاصل ہوتے ہیں، جسے مسلمان سمجھ لیں اور ان پر عمل کریں تو ان کے تمام معاملات سنور جائیں، ان میں سے چند یہ ہیں:

(1) جان، مال اور عزت کی حرمت: ہر شخص پر لازم ہے کہ اپنی جان، مال اور عزت کی حفاظت کرے، اور دوسروں کے لیے جائز نہیں کہ وہ ان پر دست درازی کریں یا اللہ کی حدود سے تجاوز کریں۔

(2) مکہ مکرمہ حرمت والا شہر ہے، ہمیشہ اس کا احترام اور تعظیم واجب ہے۔

(3) حج کا مہینہ حرمت والا ہے، اور یوم النحر کو ایک اضافی عظمت حاصل ہے کیونکہ اس میں عظیم عبادات اور مناسک ادا کیے جاتے ہیں۔

(4) مسلمان اپنے رب سے اپنے اعمال کے ساتھ ملاقات کرے گا، ان اعمال کے ساتھ جنہیں اللہ تعالی نے شمار کرر کھا ہے، خواہ نیک ہوں یا برے، پس اسے ملاقات کی تیاری اور جواب کی فکر کرنی چاہیے۔

(5) نبی کریم ﷺ کی اپنی امت کو یہ وصیت کہ وہ آپ کے بعد کفر کی طرف نہ لوٹیں کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگیں۔ اور یہی اس پورے موضوع کی سب سے اہم بات ہے۔

آج مسلمانوں کا حال یہ ہے کہ ان میں شدید انتشار اور فتنہ برپا ہے۔ مسلمان اپنے ہی مسلمان بھائی کو قتل کر رہا ہے، اس کی حدود پامال کر رہا ہے، اس کے خون کو حلال سمجھ رہا ہے، اس کی عزت تار تار کر رہا ہے، اور اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی پروا نہیں کرتا۔ اور تعجب کی بات یہ ہے کہ یہ سب کچھ دین کے نام پر ہو رہا ہے۔ قتل، بے حرمتی، دہشت، خون ریزی، املاک کی تباہی، عورتوں اور بچوں کی دربدری، اور یہ سب دین کے نام پر ہو رہا ہے۔

آخر یہ کون سا دین ہے؟ کون سا مذہب ہے؟ کون سا نظریہ ہے؟ جو مسلمان کو اپنے بھائی کی ادنیٰ حرمت کا بھی پاس نہیں رکھنے دیتا، حالانکہ یہ حرمت اس کے لیے نہیں بلکہ اللہ تعالی کے لیے ہے۔ ایسا دین جو خود دین کی شریعتوں کو ڈھا دے، ایسا مذہب جو حق کے تمام راستوں کو مٹا دے، اور ایسا نظریہ جو حقوق اور حرمتوں کو پامال کر دے۔ تعجب ہے ان لوگوں پر جو ایسی فکر کے ذریعے اللہ کی بندگی کا دعویٰ کرتے ہیں۔

عجیب تر بات یہ ہے کہ ایسے لوگوں کو کچھ ایسے افراد بھی مل جاتے ہیں جو ان کے بہکاوے میں آکر ان کی تصدیق کرتے ہیں، اپنی عقل کو بالائے طاق رکھ دیتے ہیں، اور ان کے پیچھے چل پڑتے ہیں، خواہ اس کی قیمت ان کے صحیح دین، روشن شریعت، اور اس منہج کی تباہی ہی کیوں نہ ہو جس کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"قد تركتكم على البيضاء ليلها كنهارها لا يزيغ عنها بعدي إلا هالك، من يعش منكم فسيرى اختلافا كثيرا، فعليكم بما عرفتم من سنتي وسنة الخلفاء الراشدين المهديين بعدي، عضوا عليها بالنواجذ، وإياكم والأمور المحدثات؛ فإن كل بدعة ضلالة، وعليكم بالطاعة وإن عبدا حبشيا فإنما المؤمن كالجمل الأنف حيثما قيد انقاد".

میں تمہیں ایسی روشن راہ پر چھوڑ کر جا رہا ہوں جس کی رات بھی اس کے دن کی طرح روشن ہے، اس سے میرے بعد صرف ہلاک ہونے والا ہی ہٹے گا۔ تم میں سے جو زندہ رہے گا وہ بہت زیادہ اختلاف دیکھے گا، پس تم پر لازم ہے میری سنت اور

میرے بعد ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت کو مضبوطی سے پکڑے رہنا، اور نئی نئی باتوں سے بچنا، کیونکہ ہر بدعت گمراہی ہے۔ تم پر اطاعت لازم ہے اگرچہ حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو، کیونکہ مومن اس فرمانبردار اونٹ کی مانند ہوتا ہے جسے جدھر ہانکا جائے وہ ادھر ہی چل پڑتا ہے۔

اللہ کے بندو! جو بھی منہج حق سے ہٹ گیا اس نے اپنے دین اور دنیا دونوں کا سودا کر لیا، اس لیے تم جھوٹے دعووں، قابل نفرت مسلکی تعصبات اور بغض وعناد پر مبنی ان گروہوں کے پیچھے چلنے سے بچو جو دین کو ٹکڑے ٹکڑے کرتے ہیں اور اسے حصوں اور فرقوں میں بانٹ دیتے ہیں۔ اللہ تعالی نے سچ فرمایا:

﴿من الذين فرقوا دينهم وكانوا شيعاً كل حزب بما لديهم فرحون﴾

ان لوگوں میں سے نہ ہو جاؤ جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور گروہوں میں بٹ گئے، ہر گروہ اسی پر خوش ہے جو اس کے پاس ہے۔

نیز فرمایا:

﴿وأن هذا صراطي مستقيما فاتبعوه ولا تتبعوا السبل فتفرق بكم عن سبيله ذلكم وصاكم به لعلكم تتقون﴾

اور یہی میرا سیدھا راستہ ہے، اسی کی پیروی کرو، اور دوسرے راستوں پر نہ چلو، ورنہ وہ تمہیں اللہ کے راستے سے جدا کر دیں گے۔ اللہ نے تمہیں اسی بات کی وصیت فرمائی ہے تاکہ تم متقی بن جاؤ۔

اہل سنت والجماعت کا مسلک ایک ہے، جس کے بارے میں آپ ﷺ نے فرمایا:

"إن اليهود اختلفوا على إحدى وسبعين فرقة وإن النصارى اختلفوا على اثنتين وسبعين فرقة وستفترق هذه الأمة على ثلاث وسبعين فرقة منها واحدة في الجنة وثنتان وسبعون في النار قيل من هم يا رسول الله قال ما أنا عليه وأصحابي".

یہودی اکہتر (71) فرقوں میں بٹ گئے، اور عیسائی بہتر (72) فرقوں میں بٹ گئے، اور یہ امت تہتر (73) فرقوں میں بٹ جائے گی، ان میں سے ایک جنت میں جائے گا اور بہتر جہنم میں۔ پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول! وہ (جنتی گروہ) کون سا ہے؟ آپ نے فرمایا: جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں۔

پس اللہ کے بندو! انہی نیک لوگوں میں شامل ہو جاؤ اور ان شریر گروہوں میں سے نہ بنو۔

عباد الله نفعني الله وإياكم بهدي الكتاب والسنة برحمة منه ومِنَّة أقول ما تسمعون وأستغفر الله لي ولكم فاستغفروه إنه هو الغفور الرحيم.

*خطبہ ثانیہ

الحمد لله رب العالمين والعاقبة للمتقين ولا عدوان إلا على الظالمين وأشهد ألا إله إلا الله ولي الصالحين وأشهد أن محمداً عبده ورسوله صلوات ربي وسلامه عليه وعلى آله وأتباعه الى يوم الدين. الله أكبر الله أكبر الله أكبر الله أكبر الله أكبر لا اله إلا الله الله أكبر الله أكبر ولله الحمد، عباد الله اتقوا الله لعلكم تفلحون. أما بعد:

میرے بھائیو! ہمیشہ نبی کریم ﷺ کے اس فرمان کو یاد رکھو:

"كلكم راع وكلكم مسؤول عن رعيته، فالإمام يسأل عن رعيته، والرجل يسأل عن أهله، والمرأة تسأل عن بيت زوجها، والعبد يسأل عن مال سيده".

تم میں سے ہر شخص نگہبان ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ حاکم سے اس کی رعایا کے بارے میں پوچھا جائے گا، مرد سے اس کے گھر والوں کے بارے میں سوال ہو گا، عورت سے اس کے شوہر کے گھر کے بارے میں پوچھا جائے گا، اور غلام سے اس کے مالک کے مال کے بارے میں سوال ہو گا۔

لہذا اپنے گھروں کی حفاظت کرو، اپنے دین کی نگہبانی کرو، اپنی اولاد کی اچھی تربیت کرو، اور اس بات سے ڈرو کہ کہیں ان کے قدم گمراہی کی راہوں اور باطل کے راستوں میں نہ پھسل جائیں۔

الله أكبر كبيرا والحمد لله كثيرا وسبحان الله بكرة وأصيلا.

عباد الله صلوا على الرحمة المهداة والنعمة المسداة سيد الأنبياء والمرسلين كما أمركم بذلك العليم الخبير بقوله: ﴿إن الله وملائكته يصلون على النبي يا أيها الذين آمنوا صلوا عليه وسلموا تسليماً﴾.

وارض اللهم عن الأئمة الخلفاء السادة الحنفاء الذين قضوا بالحق وبه كانوا يعدلون، وعن التابعين لهم بإحسان يا رب العالمين وعنا معهم بعفوك وكرمك يا أرحم الراحمين.

اللهم أعز الإسلام والمسلمين وأذل الكفر والكافرين وانصر عبادك الموحدين واجعل عموم بلاد الإسلام والمسلمين سخاءً رخاءً يا رب العالمين.

اللهم وفق حُكّام المسلمين لتحكيم شرعك وتطبيق سنة نبيك محمد ﷺ وألّف بين قلوبهم واجعلهم رحمة على رعاياهم ووفقهم لكل ما تحبه وترضاه.

اللهم خِر لنا واختر لنا ولا تكلنا إلى أنفسنا طرفة عين. واهدنا ويسر الهدى لنا وأعنا على ذكرك وشكرك وحُسن عبادتك.

اللهم فقهنا في أمور الدنيا والدين، وأصلح أحوال المسلمين أجمعين واقض حوائج أمة محمد ﷺ واجعل عاقبة أمرهم إلى خير يا رحمن يا رحيم.

اللهم تقبل من الحجاج حجهم ومن العمار عمرتهم ومن النساك نسكهم، واجعله حجاً مبروراً وسعياً مشكوراً وذنباً مغفوراً وتجارة لن تبور يا عالم ما في الصدور.

عباد الله إن الله يأمر بالعدل والإحسان وإيتاء ذي القربى وينهى عن الفحشاء والمنكر والبغي يعظكم لعلكم تذكرون. فاذكروا الله العظيم الجليل يذكركم واشكروه على نعمه يزدكم ولذكر الله أكبر والله يعلم ما تصنعون.

****

چھٹا خطبہ

حج کے بعد کیا کریں؟

الحمد لله الذي بنعمته تتم الصالحات وبفضله تتوالى الخيرات والطيبات والأمنيات وبتوفيقه يبلغ الإنسان مواطن الرحمات والنفحات وبكرمه نصل الى دار النعيم ومستقر الكرامات. الحمد لله الذي خلقنا من العدم ومنَّ علينا برحمته الخيرات والنعم وجنبنا الفتن والنقم وأشهد ألا إله إلا الله وحده لا شريك له نحمده سبحانه ونشكره ونثني عليه ولا نكفره وأشهد أن محمد رسول الله هو خير مخلوق وأكرم محمود ﷺ وعلى آله وأصحابه وأتباعه الى يوم القيام والأهوال العظام.

الله أكبر الله أكبر الله أكبر الله أكبر الله أكبر الله اكبر الله اكبر الله أكبر الله أكبر الله أكبر لا إله إلا الله الله أكبر ولله الحمد، ثم أما بعد:

اسلامی بھائیو! چند روز پہلے ہم موسم حج کے استقبال کی تیاری کر رہے تھے تاکہ اللہ تعالیٰ کے ہم پر فرض کیے گئے فریضے کو ادا کر سکیں اور اسلام کے پانچویں رکن کو قائم کریں، اور آج ہم اس کے آخری دنوں کو رخصت کر رہے ہیں۔ ابھی چند گھڑیاں باقی ہیں اور اس کے آخری مناسک بھی مکمل ہو جائیں گے اور اس کے آخری اوقات بھی ختم ہو جائیں گے۔ پس اے مسلمان بھائی! حج کے بعد کیا کرنا ہے؟

اللہ کے بندو! جان لو کہ نیک اعمال، خصوصاً حج کے معاملے میں، لوگوں کی چار اقسام ہیں:

پہلی قسم ان لوگوں کی ہے جنہوں نے پوری محنت اور لگن سے کام کیا، کمربستہ ہوئے، اپنی بھرپور استطاعت صرف کی، ہر وقت کا فائدہ اٹھایا، ہر موقع کو غنیمت جانا، اور کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا، انہوں نے نیک عمل میں کوئی کوتاہی نہیں کی اور نہ ہی بہترین انداز میں مناسک ادا کرنے میں کوئی سستی دکھائی۔ اور ان سب کے باوجود وہ ایک طرف اس خوف اور ڈر میں مبتلا ہیں اور دوسری طرف اس امید میں کہ نہ جانے ان کا عمل قبول ہوا یا نہیں؟ آپ انہیں دیکھیں گے کہ اس قدر محنت، لگن، توجہ اور اہتمام کے باوجود وہ تہہ دل سے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کر رہے ہیں کہ ان کا عمل قبول ہو جائے، ان کی کوشش کو سراہا جائے، ان کے گناہ بخش دیے جائیں اور ان کا حج مبرور ہو جائے۔

دوسری قسم ان لوگوں کی ہے جو محنت، لگن، توجہ اور اہتمام میں تو پہلی قسم کے لوگوں کی طرح ہی ہیں، لیکن وہ عمل ادا کرنے کے بعد اسی پر بھروسہ کر کے بیٹھ گئے، اور انہوں نے اس بات کے لیے دعا میں کوئی خاص کوشش نہیں کی کہ ان کا

عمل قبول ہو، ان کے گناہ بخشے جائیں، ان کی کوشش کو سراہا جائے اور ان کا حج مبرور ہو۔ حالانکہ انہوں نے اپنا فرض تو ادا کر دیا، لیکن عمل کے بعد اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑانے اور اپنے عمل کی قبولیت کی دعا کرنے میں انہوں نے کوتاہی برتی۔ بندے کو صرف اپنے عمل پر ہی بھروسہ نہیں کرنا چاہیے، بلکہ اسے دعا اور اللہ کے حضور گریہ وزاری کے ذریعے اس کی تلافی بھی کرنی چاہیے تاکہ اس کا عمل قبول ہو اور جو کچھ خلل اس میں رہ گیا ہے وہ پورا ہو جائے۔ اور کون جانتا ہے کہ اس کا عمل قبول ہوا بھی ہے یا نہیں؟۔

تیسری قسم اس شخص کی ہے جس نے اپنے ذمے واجب مناسک ادا کرنے میں کوتاہی برتی اور جس طرح عمل کرنا چاہیے تھا ویسا کرنے میں سستی دکھائی، اس نے محنت سے جی چرایا اور ہمت نہ کی بلکہ سستی اور کاہلی کا مظاہرہ کیا۔ ہو سکتا ہے اس نے عمل کے کچھ ارکان اور واجبات کو ضائع کر دیا ہو، اور اس بات کی کوئی پرواہ نہ کی ہو کہ جو کچھ اس نے ادا کیا ہے، کیا وہ ویسے ہی ادا کیا ہے جیسے کرنا چاہیے تھا یا بس جیسے تیسے ادا کر دیا۔ اس کوتاہی کا سبب جہالت، غفلت اور عدم توجہی بھی ہو سکتا ہے۔ یہ دونوں صورتیں ایک ہی انجام تک پہنچاتی ہیں۔ آپ دیکھیں گے کہ یہ شخص عمل ادا کرنے کے بعد اس بات کی کوشش کرتا ہے کہ جو کچھ اس سے رہ گیا ہے اس کی تلافی اللہ کے حضور دعا اور گریہ وزاری کے ذریعے کرے تاکہ اس کا عمل قبول ہو جائے، اس کے ساتھ ساتھ وہ وہ کام بھی کرتا ہے جو اس کے عمل کو مکمل کرتے ہیں اور اس کی کمی کو پورا کرتے ہیں، جیسے کہ صدقہ دینا، روزہ رکھنا یا قربانی کرنا جو کہ خون بہانا ہے۔ اور یہ سب کچھ وہ اس امید پر کرتا ہے کہ شاید اللہ تعالیٰ اس کی کوتاہی کو معاف کر دے اور درگزر فرمائے، اس کے حج کو قبول کر لے اور اسے رد نہ کرے۔

چوتھی قسم اس شخص کی ہے جس نے کوتاہی برتی، سستی کی، کاہلی دکھائی اور جس طرح عمل کرنا فرض تھا ویسا کرنے سے جی چرایا، اور اس نے اسے جس طرح بھی ہوا ادا کر دیا، نہ اس پر کوئی توجہ دی اور نہ ہی اس کے لیے کوئی محنت کی۔ اور ان سب کے باوجود اس نے یہ سوچا تک نہیں کہ اس کا عمل قبول بھی ہوا ہے یا اس کے منہ پر مار دیا گیا ہے۔ پس اس نے اپنے عمل کی قبولیت کے لیے نہ تو دعا کی اور نہ ہی اللہ کے حضور گڑگڑایا۔ اور نہ ہی اس نے اس بارے میں غور کیا، بلکہ اس نے اپنے اسی عمل پر بھروسہ کر لیا جس میں کوتاہی، سستی اور ایسا نقص موجود ہے جس کی وجہ سے اکثر عمل رد کر دیا جاتا ہے۔ اور شاید اس قسم کے لوگوں کا مقصد صرف یہ ہوتا ہے کہ انہیں حاجی فلاں اور فلاں حاجی کہہ کر پکارا جائے۔

اسی لیے اے میرے مسلمان بھائی! حج کا موسم ختم ہونے کے بعد میں آپ سے کہتا ہوں کہ اپنی ذات میں غور کریں کہ آپ ان میں سے کس قسم کے لوگوں میں شامل ہیں۔

کیا آپ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے عمل کیا اور اللہ کے حضور گڑگڑائے، یا ان میں سے جنہوں نے بس عمل کر لیا؟ یا ان میں سے جنہوں نے کوتاہی کے ساتھ عمل کیا پھر دعا اور خوف کے ساتھ اس کی تلافی کی؟ یا ان میں سے جنہوں نے کوتاہی اور نقص کے ساتھ عمل کیا اور پھر بھی یہ گمان کیا کہ ان کا عمل بہترین اور مکمل ہے؟۔

اے حاجی بھائی! مقدس مقامات کو چھوڑنے سے پہلے اپنا محاسبہ کرو۔ اور جان لو کہ سلف صالحین عمل کرنے سے زیادہ عمل کے قبول ہونے کی فکر کیا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہمیں ڈر ہے کہ کہیں ہمارا عمل ہم سے قبول نہ کیا جائے، ہمیں خوف ہے کہ کہیں ہمارا عمل ہم پر رد نہ کر دیا جائے، والعیاذ باللہ۔

میرے حاجی بھائی! جان لو کہ عمل کے قبول ہونے کی نشانیوں میں سے ایک نشانی نیکی کے بعد نیکی کرنا ہے، اور عمل کے رد ہونے کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ انسان الٹے پاؤں پھر جائے اور نیکی کے بعد برائی کرے۔ پس جب اللہ نے تمہیں بخش دیا اور تم اپنے گناہوں سے اس دن کی طرح پاک وصاف ہو کر لوٹے جس دن تمہاری ماں نے تمہیں جنا تھا، تو اب دوبارہ گناہوں اور نافرمانیوں کی طرف نہ پلٹنا۔

اولا اللہ کی حمد بیان کرو جس نے تمہارے لیے ان شہروں تک پہنچنا آسان کر دیا اور ان لاکھوں لوگوں میں سے تمہیں منتخب کیا جو یہاں تک پہنچنے اور آنے کی استطاعت نہیں رکھتے تھے۔

ثانیاً اس کی حمد بیان کرو جس نے تمہیں حج کا شعار ادا کرنے اور اس کے اعمال بجالانے کی توفیق دی، اور تمہارے لیے اسے آسان کر دیا، اور تم سے مشقت اور تھکاوٹ کو دور کر دیا۔

ثالثاً اس کی حمد بیان کرو کہ اس نے تمہارے لیے مناسک کو مکمل کر دیا، نہ تمہیں بیچ میں موت آئی، نہ کسی بیماری نے روکا، اور نہ ہی کوئی ایسی رکاوٹ پیش آئی جو تمہیں اسے مکمل کرنے سے روکتی۔

رابعاً اس کی حمد بیان کرو جبکہ تم اس کے سامنے گڑگڑا رہے ہو اور اس سے یہ دعا کر رہے ہو کہ وہ تمہارا عمل قبول کر لے، پس تمہارا عمل مقبول ہو، اور یہ عمل ایسی کوشش بن جائے جسے سراہا جائے، ایسے گناہ جو بخش دیے جائیں اور ایسا حج جو مبرور ہو، اور وہ تمہیں نامراد واپس نہ لوٹائے۔

خامسا اس بات پر اس کی حمد بیان کرو کہ اس نے حج کو گناہوں کا کفارہ بنا دیا، یہاں تک کہ انسان اپنے گناہوں سے اس دن کی طرح پاک ہو کر لوٹتا ہے جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔ پس تم ہمیشہ نیکیاں اور بھلائیاں کرتے رہو، اور نافرمانیوں اور برائیوں سے بچتے رہو، اور قربت دلانے والی نیکیوں کی طرف تیزی سے لپکو اور عمل کو ضائع کرنے والی برائیوں سے بچو۔

سادساً اس کی حمد بیان کرو، جب تم اپنے شہر، اپنے وطن، اپنی بیوی اور اپنے بچوں میں واپس لوٹ آؤ، اس بات پر اس کی حمد بیان کرو کہ اس نے تمہیں سلامتی اور عافیت کے ساتھ واپس پہنچا دیا، اس حال میں کہ تم فائدے میں اور محظوظ ہو۔ تم نے فریضہ ادا کر لیا، مناسک پورے کر لیے اور اللہ نے تمہیں تمہارے اہل وعیال میں صحیح سلامت لوٹا دیا۔

اے حاجی بھائی! ان تمام باتوں پر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کر، کیونکہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو پہچان لیتا ہے اور ان پر شکر ادا کرتا ہے، اس کے لیے یہ بہت بڑے معاملات ہیں۔

فالحمد لله والحمد لله والحمد لله دائماً وأبداً كما ينبغي لجلال وجهه وعظيم سلطانه سبحانه. عباد الله نفعني الله وإياكم بهدي الكتاب والسنة برحمة منه ومِنَّة أقول ما تسمعون وأستغفر الله لي ولكم فاستغفروه إنه هو الغفور الرحيم.

*خطبہ ثانیہ

الحمد لله رب العالمين دائماً وأبداً نحمده سبحانه ونشكره ونستغفره ونستعينه ونتوكل عليه والصلاة والسلام على سيد الغر المحجلين وإمام المتقين سيدنا ونبينا محمد ﷺ وعلى آله وأتباعه الى يوم الدين ، أما بعد:

میرے حاجی بھائی! جان لو کہ حج بھلائی کے ان موسموں میں سے ایک ہے جو انسان کی زندگی میں ایک ہی بار آتا ہے، اور ہو سکتا ہے کہ یہ موقع اسے دوبارہ کبھی نہ ملے۔ اس لیے جس نے اسے ادا کر لیا اسے جان لینا چاہیے کہ وہ اسی حالت میں واپس آ گیا ہے جس حالت میں اس دن تھا جس دن وہ پیدا ہوا تھا۔ لہذا اسے چاہیے کہ وہ گناہوں، برائیوں اور نافرمانیوں کے قریب نہ جائے، اور برائیوں، خرابیوں اور منکرات کا ارتکاب نہ کرے۔ ورنہ وہ شیطان کے راستے، ہلاکت اور بربادی کی طرف لوٹ جائے گا، اس کے بعد کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اس کے گناہوں سے پاک کر دیا اور اس کے وہ سب گناہ بخش دیے۔ بایں صورت وہ اس شخص کی طرح ہو جائے گا جس نے کوئی چیز بنائی اور پھر اپنے ہی ہاتھوں سے اسے توڑ ڈالا، اس کے لیے کتنا بڑا خسارہ اور تباہی ہے، اور اس نے جو کچھ کیا اور کمایا وہ کتنا ہی برا ہے۔ اور کون جانتا ہے کہ ہو سکتا ہے یہی اس کے حج کے قبول نہ ہونے کا سبب اور اس کی علامت ہو۔ ولا حول ولا قوة إلا بالله العلي العظيم

عباد الله صلوا على الرحمة المهداة والنعمة المسداة سيد الأنبياء والمرسلين كما أمركم بذلك العليم الخبير بقوله : ﴿إن الله وملائكته يصلون على النبي يا أيها الذين آمنوا صلوا عليهم وسلموا تسليماً﴾.

وارض اللهم عن الأئمة الخلفاء السادة الحنفاء الذين قضوا بالحق وبه كانوا يعدلون، وعن التابعين لهم بإحسان يا رب العالمين وعنا معهم بعفوك وكرمك يا أرحم الراحمين.

اللهم أعز الإسلام والمسلمين وأذل الكفر والكافرين وانصر عبادك الموحدين واجعل عموم بلاد الإسلام والمسلمين سخاءً رخاءً يا رب العالمين.

اللهم وفق حُكّام المسلمين لتحكيم شرعك وتطبيق سنة نبيك محمد ﷺ وألّف بين قلوبهم واجعلهم رحمة على رعاياهم ووفقهم لكل ما تحبه وترضاه.

اللهم خِر لنا واختر لنا ولا تكلنا إلى أنفسنا طرفة عين. واهدنا ويسر الهدى لنا وأعنا على ذكرك وشكرك وحُسن عبادتك.

اللهم فقهنا في أمور الدنيا والدين، وأصلح أحوال المسلمين أجمعين، واقض حوائج أمة محمد ﷺ واجعل عاقبة أمرهم إلى خير يا رحمن يا رحيم.

اللهم تقبل من الحجاج حجهم ومن العمار عمرتهم ومن النساك نسكهم، واجعله حجاً مبروراً وسعياً مشكوراً وذنباً مغفوراً وتجارة لن تبور يا عالم ما في الصدور.

عباد الله إن الله يأمر بالعدل والإحسان وإيتاء ذي القربى وينهى عن الفحشاء والمنكر والبغي يعظكم لعلكم تذكرون.

فاذكروا الله العظيم الجليل يذكركم واشكروه على نعمه يزدكم ولذكر الله أكبر والله يعلم ما تصنعون.

****

ساتواں خطبہ

ہجری سال کا اختتام

الحمد لله مصـــرف الليالي والأيام ورازق العباد على الدوام، الحمد لله الذي جعل الدنيا دار ممر وجعل الآخر دار مســـتقر ومقر، الحمد لله الذي مايز بين العباد في الدنيا بالرضـــا ورفع بعضـــهم فوق بعض بدرجات التقوى، الحمد لله الذي جعل الآخرة خيراً من الأولى واختص لكل دار رجال لها يعملون، الحمد لله الذي هدانا للإسلام وجعلنا من أمة خير الأنام، وأشهد ألا إله إلا الله وحده لا شريك له بيده مقاليد الأمور وبأمره تصريف الخلق على مر العصور، وأشهد أن محمداً عبدالله ورسوله وصفيه وخليله وخيرته من خلقه القائل: "إن الله نظر إلى أهل الأرض فمقتهم عجمهم وعربهم إلا بقايا من بني إســـرائيل وفي رواية من أهل الكتاب وكان الدين قد التبس على أهل الأرض كلهم حتى بعث الله محمدا ﷺ فهدى الخلائق وأخرجهم الله به من الظلمات إلى النور وتركهم على المحجة البيضاء والشريعة الغراء"-

وبارك وزاد وأنعم وتفضل على الصحب والأتباع ومن تبعهم بإحسان الى يوم الدين.

اللہ کے بندو! اللہ تعالی کا تقوی وہ جامع وصیت اور مضبوط خصلت ہے جس کے ذریعے اس جنت تک رسائی حاصل ہوتی ہے جس کی وسعت آسمانوں اور زمین کے برابر ہے۔ نہ اس سے پہلے کوئی وصیت ہے، نہ اس کے بعد، اور نہ اس کے دوران، یہی تقوی ہے۔

﴿واتقوا الله ويعلمكم الله ﴾

اور اللہ سے ڈرو، اللہ تمہیں علم عطا فرمائے گا۔ اما بعد:

الله أكبر الله أكبر الله أكبر الله أكبر الله أكبر الله أكبر الله أكبر الله أكبر الله أكبر لا اله إلا الله الله أكبر الله أكبر ولله الحمد الله أكبر كبيرا والحمد لله كثيرا وسبحان الله بكرة وأصيلا.

اللہ کے بندو! حج کے موسم کی ادائیگی اللہ تعالی کی اپنے بندوں پر عظیم نعمت ہے، جب مسلمان دین کے باقی ارکان کو مکمل کرتا ہے اور اللہ کی طرف سے بڑے اجر سے سرفراز ہوتا ہے۔ اور جو شخص حج نہ کر سکا، اللہ تعالی نے اسے عشرہ ذوالحجہ کے ابتدائی نو دنوں کے روزے، خصوصاً یوم عرفہ کے روزے، ذکر الہی اور قربانی کی توفیق عطا فرمائی۔ یہ سب عظیم اعمال، عظیم عبادتیں اور اللہ تعالی کے ہاں بلند درجات اور قربت کے اسباب ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ ہر عبادتی موسم کے بعد لوگ دو گروہوں میں تقسیم ہو جاتے ہیں: ایک اللہ کا گروہ، اور دوسرا شیطان کا گروہ۔

اللہ کے گروہ سے مراد وہ لوگ ہیں جن سے اللہ تعالی محبت کرتا ہے، انہیں اپنی رحمت، مغفرت اور رضا کے دائرے میں داخل فرماتا ہے، اور انہیں خیر، نیکی اور حق کے کاموں میں استعمال فرماتا ہے۔ جس سے اللہ راضی ہو جائے، اس کے اعمال کو خیر میں لگا دیتا ہے، اس کے تمام معاملات کا انجام خیر پر ہوتا ہے، اسے اپنی رضا عطا فرماتا ہے، اس کے ہر کام میں برکت دیتا ہے، اس کے حالات درست فرماتا ہے، اسے اپنی حفاظت میں لے لیتا ہے، آفات، برائیوں، فتنوں اور بری تقدیروں سے بچاتا ہے، اس پر لطف و کرم فرماتا ہے، اس کے لیے خیرات اور خوشیاں جمع کر دیتا ہے، اور اس کے تمام معاملات کا انجام خیر پر کرتا ہے۔

شیطان کے گروہ سے مراد وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالی ناراض ہو جاتا ہے، پھر انہیں شر، برائی اور باطل کے کاموں میں لگا دیتا ہے، دنیا کی فکروں، فتنوں اور زینتوں کو ان پر مسلط کر دیتا ہے، وہ دنیا کے تھوڑے پر بھی راضی نہیں ہوتے، ان سے برکت چھین لیتا ہے اور اس کے بدلے انہیں مٹ جانے والی چیزیں دے دیتا ہے، ان کے معاملات بکھیر دیتا ہے، ان پر ان کے کام الجھا دیتا ہے، ان کے ذہن خراب کر دیتا ہے، انہیں دنیا میں مصروف کر دیتا ہے اور اپنی عبادت سے پھیر دیتا ہے، ان پر بری تقدیر مسلط کر دیتا ہے اور انہیں فتنوں، برائیوں اور مصیبتوں کے سامنے کر دیتا ہے۔ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ سے ان کی دوری کا نتیجہ ہے۔

ہر مسلمان ان دونوں میں سے کسی ایک گروہ میں شامل ہے، یا تو اللہ کے گروہ، اس کے مددگاروں اور لشکر میں، یا شیطان کے گروہ، اس کے مددگاروں اور لشکر میں۔

اللہ کے وہ بندے بنو جو اللہ تعالیٰ کے گروہ میں شامل ہیں، جن پر کوئی خوف نہیں اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔ اس کی شریعت کو لازم پکڑو، خصوصاً اس عظیم موسم کے بعد۔ اللہ عز و جل کی اطاعت کرو، اس کی نافرمانیوں سے بچو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، دین میں بدعت ایجاد نہ کرو، اس کے منہج کو تبدیل نہ کرو، نفاق نہ کرو، جھوٹ نہ بولو، چوری نہ کرو، زنا نہ کرو، شراب نہ پیو، چغلی نہ کرو، غیبت نہ کرو، کسی پر بہتان نہ باندھو، دل میں بغض نہ رکھو، حسد نہ کرو، تجسس نہ کرو، لوگوں کے عیب نہ ٹٹولو، حرام چیزوں کو نہ دیکھو، حرام باتیں نہ سنو، حرام مقامات کی طرف نہ چلو، لوگوں کے عیب ظاہر نہ کرو، کسی کو طعنہ نہ دو، کسی کو حقیر نہ سمجھو اگرچہ وہ تم سے کم تر ہو، دوسروں کا مذاق نہ اڑاؤ، حرمتوں کو ہلکا نہ جانو، گناہوں اور معصیتوں کو معمولی نہ

سمجھو، برائیوں اور گناہوں پر دلیر نہ بنو، دنیا کے فتنوں کے پیچھے نہ چلو، دنیا پر نہ جم جاؤ کہ آخرت بھول بیٹھو، اپنے شیطان کے دھوکے میں نہ آؤ کہ دین کے معاملات میں کوتاہی کرنے لگو۔

میرے بھائیو! یہ تمام چیزیں اور ان کے علاوہ بھی ہلاکت کا سبب ہیں۔ اگرچہ دنیا میں یہ خواہشات اور لذتیں معلوم ہوتی ہیں، لیکن قیامت کے دن یہی حسرت اور ندامت بن جائیں گی، اور ان کا انجام جہنم کے گڑھے اور طبقات ہوں گے۔ پس اے میرے بھائی! اس بات سے ڈرو کہ کہیں دنیا کی جلد ملنے والی لذتیں تمہیں آخرت کی دائمی نعمتوں سے محروم نہ کر دیں۔

پھر جان لو اے مسلمان بھائی! حج کے بعد تم پر لازم ہے کہ سیدھے راستے پر ثابت قدم رہو، ایک نیکی کے بعد دوسری نیکی کرو، ان لوگوں کی طرح نہ بنو جنہوں نے ابتدا میں نیکی کی اور بعد میں برائی اختیار کرلی۔ اور نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان یاد رکھو:

"من حج فلم يرفث ولم يفسق رجع من ذنوبه كيوم ولدته أمه".

جس نے حج کیا اور نہ بے حیائی کی اور نہ گناہ، تو وہ اپنے گناہوں سے اس دن کی طرح پاک واپس لوٹتا ہے جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔

اے حج کرنے والے! اے وہ شخص جسے اللہ تعالی نے روزے، ذکر اور قربانی کی توفیق دی! ہدایت کے راستے پر قائم رہنے کی کوشش کرو، نیک اعمال کے تسلسل کو برقرار رکھو، اور اس شخص کی مانند بنو جو ایک باغ سے دوسرے باغ، ایک گلشن سے دوسرے گلشن اور ایک چمن سے دوسرے چمن کی طرف منتقل ہوتا ہے۔ ان لوگوں کی طرح نہ بنو جو باغ سے گڑھے کی طرف، گلشن سے کھائی کی طرف اور چمن سے ہلاکت کی وادی کی طرف جانکلتے ہیں۔

اے بھائیو! حج ایک عظیم عبادت، ایک ایمانی سفر، اور ایسا موسم ہے جس سے وہ نصیحتیں اور عبرتیں حاصل ہوتی ہیں جو مسلمان کے ذہن میں ہمیشہ کے لیے نقش ہو جاتی ہیں۔ حتی کہ وہ شخص بھی جس نے حج نہ کیا ہو، جب لاکھوں اور ہزاروں انسانوں کے ہجوم کو ایک ہی راہ پر چلتے دیکھتا ہے تو کیا یہ سب اسے ایک خالق، ایک دین، ایک منہج، ایک رب اور ایک کتاب کے ساتھ نہیں جوڑتا؟ اور یہ سب اللہ تعالی کے نزدیک برابر ہیں۔ جس نے نیکی کی اس کا فائدہ اسی کو پہنچے گا، اور جس نے برائی کی اس کا وبال بھی اسی پر ہوگا، جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿من عمل صالحاً فلنفسه ومن أساء فعليها وما ربك بظلام للعبيد﴾

جس نے نیک عمل کیا اس کا فائدہ اسی کے لیے ہے، اور جس نے برائی کی اس کا وبال اسی پر ہے، اور آپ کا رب بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں۔

اے اللہ کے بندے! جان لو - اللہ تمہاری حفاظت فرمائے - کہ تمہیں تمہارے نیک عمل کا بدلہ دو مرتبہ ملے گا: دنیا میں اللہ کی رضا اور توفیق کی صورت میں، جو مومن کے لیے جلد ملنے والی خوشخبری ہے، اور پھر آخرت میں جنت اور دائمی نعمتوں کی صورت میں۔

اے اللہ کے بندے! اگر دنیا کی کوئی نعمت تم سے چھوٹ بھی جائے تو اس کی اتنی اہمیت نہیں، کیونکہ اس کا بدل اور تسلی موجود ہے، اور ویسے بھی یہ نعمت فانی اور تھوڑی ہے۔ اصل خسارہ تو یہ ہے کہ جنت کی نعمت اور اس کی کامیابی تم سے چھوٹ جائے، کیونکہ وہ دائمی نعمت ہے، اور اس کی حقیقت بیان سے باہر ہے، جیسا کہ اللہ تعالی نے حدیث قدسی میں فرمایا:

"أعددت لعبادي الصالحين ما لا عين رأت ولا أذن سمعت ولا خطر على قلب بشر".

میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سنا، اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا خیال گزرا۔

اس کی تصدیق اللہ کی کتاب میں یوں ہے:

﴿ فلا تعلم نفس ما أخفي لهم من قرة أعين جزاء بما كانوا يعملون﴾

کوئی جان نہیں جانتی کہ ان کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک کا کیا سامان چھپا کر رکھا گیا ہے، یہ ان اعمال کا بدلہ ہے جو وہ کیا کرتے تھے۔

اے اللہ کے بندے! اپنے اوپر ظلم نہ کرو، اور جان لو کہ اگر تم نے ایسا کیا تو خسارہ صرف تمہارا ہو گا، کسی اور کا نہیں، جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿وما ظلمناهم ولكن ظلموا أنفسهم ﴾

ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے رہے۔

مزید فرمایا:

﴿وما ظلمناهم ولكن كانوا أنفسهم يظلمون﴾

ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود اپنے آپ پر ظلم کرتے تھے۔

اے مسلمان بھائی! جان لو کہ تم اپنے ہی ہاتھوں سے جنت میں داخل ہوگے یا جہنم میں، جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"كل أمتي يدخل الجنة إلا من أبى قالوا يا رســـول الله ومن منا يأبى قال من أطاعني دخل الجنة ومن عصاني فقد أبى"-

"میری تمام امت جنت میں داخل ہوگی سوائے اس کے جس نے انکار کیا۔ صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم میں سے کون انکار کرے گا؟ آپ نے فرمایا: جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگا، اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے انکار کیا۔

الله أكبر الله أكبر الله أكبر الله أكبر الله أكبر لا اله إلا الله الله أكبر الله أكبر ولله الحمد.

عباد الله نفعني الله وإياكم بهدي الكتاب والســـنة وبما فيما من آية ووعظ وحكمة أقول ما تســـمعون وأستغفر الله العظيم الجليل فاستغفروه إنه هو الغفور الرحيم.

***خطبہ ثانیہ**

الحمد لله رب العالمين وأشـهد ألا إله إلا هو سـبحانه وأشـهد أن محمداً ﷺ خير الخلق وإمام الصـدق صلوات ربي وسلامه عليه وعلى آله وأتباعه الى يوم الدين.

عباد الله اتقوا الله الله أكبر الله أكبر الله أكبر الله أكبر الله أكبر لا اله إلا الله الله أكبر الله أكبر ولله الحمد عباد الله اتقوا الله لعلكم تفلحون أما بعد:

میرے بھائیو! کتنے ہی بھلائی اور تقویٰ والے لوگ ہیں جو اپنے بچوں اور اہل وعیال سے غافل ہیں، اور کتنے ہی عقل مند ہیں جنہوں نے اپنی عورتوں اور بچوں کو بے لگام چھوڑ رکھا ہے، کتنے ہی فضیلت اور مرتبے والے ہیں جنہوں نے اپنی رعایا کا حق ادا کرنے اور ان کی رہنمائی کرنے میں سستی دکھائی۔ اور یہ سب کچھ ضیاع اور بھٹکنے کا نتیجہ ہے۔ واللہ المستعان.

اے میرے مسلمان بھائی! اپنے سال کے اختتام کو خوشیوں کے ساتھ اور نئے سال کے استقبال کو برکتوں کے ساتھ کرنے کی کوشش کرو۔ مبارکباد ہے اس شخص کے لیے جسے سچ مچ اس کی توفیق ملی۔

الله أكبر الله أكبر الله أكبر الله أكبر الله أكبر الله أكبر الله أكبر لا اله إلا الله الله أكبر الله أكبر ولله الحمد الله أكبر كبيرا والحمد لله كثيرا وسبحان الله بكرة وأصيلا.

عباد الله صلوا على الرحمة المهداة والنعمة المسداة سيد الأنبياء والمرسلين كما أمركم بذلك العليم الخبير بقوله : ﴿إن الله وملائكته يصلون على النبي يا أيها الذين آمنوا صلوا عليهم وسلموا تسليماً﴾

وارض اللهم عن الأئمة الخلفاء السادة الحنفاء الذين قضوا بالحق وبه كانوا يعدلون، وعن التابعين لهم بإحسان يا رب العالمين وعنا معهم بعفوك وكرمك يا أرحم الراحمين.

اللهم أعز الإسلام والمسلمين وأذل الكفر والكافرين وانصر عبادك الموحدين واجعل عموم بلاد الإسلام والمسلمين سخاءً رخاءً يا رب العالمين.

اللهم وفق حُكّام المسلمين لتحكيم شرعك وتطبيق سنة نبيك محمد ﷺ وألّف بين قلوبهم واجعلهم رحمة على رعاياهم ووفقهم لكل ما تحبه وترضاه.

اللهم خِر لنا واختر لنا ولا تكلنا إلى أنفسنا طرفة عين، واهدنا ويسر الهدى لنا وأعنا على ذكرك وشكرك وحُسن عبادتك.

اللهم فقهنا في أمور الدنيا والدين، وأصلح أحوال المسلمين أجمعين واقض حوائج أمة محمد ﷺ واجعل عاقبة أمرهم إلى خير يا رحمن يا رحيم.

اللهم تقبل من الحجاج حجهم ومن العمار عمرتهم ومن النساك نسكهم، واجعله حجاً مبروراً وسعياً مشكوراً وذنباً مغفوراً وتجارة لن تبور يا عالم ما في الصدور.

عباد الله إن الله يأمر بالعدل والإحسان وإيتاء ذي القربى وينهى عن الفحشاء والمنكر والبغي يعظكم لعلكم تذكرون. فاذكروا الله العظيم الجليل يذكركم واشكروه على نعمه يزدكم ولذكر الله أكبر والله يعلم ما تصنعون.

****

آٹھواں خطبہ

عید الاضحیٰ مبارک (1)

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته:

الله أكبر الله أكبر الله أكبر الله أكبر الله أكبر الله أكبر الله أكبر الله أكبر الله أكبر الله أكبر لا اله إلا الله الله أكبر الله أكبر ولله الحمد.

الله أكبر عدد ما هلل حاج وكبر، الله اكبر عدد من حج واعتمر.

الله أكبر عدد حبات الرمال ورق الشجر وعدد مكنون الجبال وقطر المطر.

الله أكبر عدد خلقه ورضا نفسه وزنة عرشه ومداد كلماته.

الله أكبر عدد ما خلق في السماء وعدد ما خلق في الأرض وعدد ما بين ذلك وعدد ما هو خالق.

الله أكبر كبيرا والحمد لله كثيرا وسبحان الله بكرة وأصيلا.

الحمد لله الذي يتقرب إلى عبده أكثر مما يتقرب العبد إليه.

سبحانه الذي أعطى كل شيء خلقه ثم هدى. وبين لهم سبل الرشاد من الردى. فأغدق عليهم عموم النعم. وكفاهم الشرور والبلايا والنقم.

الله أكبر الله أكبر لا إله إلا الله الله أكبر الله أكبر ولله الحمد.

وأشهد ألا إله إلا الله وحده لا شريك له صدق وعده ونصر عبده وهزم الأحزاب وحده. لا إله إلا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير . وأشهد أن محمداً عبده ورسوله وصفيه وخليله وخيرته من خلقه إمام الحنفاء سيد الرسل وخاتم الأنبياء صاحب الهدي الأفضل والسمت الأكمل والصراط الأقوم خير البرية وأزكى البشرية، بعثه عز وجل بخاتم الأديان وأطهر الشرائع ليلها كنهارها لا يزيغ عنها إلا هالك.

فطوبى لمن كان من أمته ويا سعد من حشر في زمرته. صلى الله عليه وعلى آله وصحبه وأتباعه وسلم تسليماً كثيراً. ثم أما بعد:

اللہ کے بندو! اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کا تقویٰ کے سوا کوئی راستہ نہیں۔ یہ عام مخلوق کے لیے ایک جامع اور مانع ربانی وصیت ہے۔

﴿ولقد وصينا الذين أوتوا الكتاب من قبلكم وإياكم أن اتقوا الله ﴾

اور ہم نے ان لوگوں کو بھی وصیت کی تھی جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی، اور تمہیں بھی، کہ اللہ سے ڈرتے رہو۔

اللہ سے ڈرو تاکہ تم اپنے مہربان ورحم فرمانے والے رب کی رضا والی جنت حاصل کر سکو۔

ایمان والو! اللہ تعالی فرماتا ہے:

﴿وإذ بوأنا لإبراهيم مكان البيت ألا تشرك بي شيئا وطهر بيتي للطائفين والقائمين والركع السجود وأذن في الناس بالحج يأتوك رجالا وعلى كل ضامر يأتين من كل فج عميق ليشهدوا منافع لهم﴾

اور جب ہم نے ابراہیم کے لیے بیت اللہ کی جگہ مقرر کر دی کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا، اور میرے گھر کو طواف کرنے والوں، قیام کرنے والوں، رکوع اور سجدہ کرنے والوں کے لیے پاک رکھنا۔ اور لوگوں میں حج کا اعلان کر دو، وہ تمہارے پاس پیدل بھی آئیں گے اور دبلے پتلے اونٹوں پر بھی، جو دور دراز راستوں سے آئیں گے، تاکہ وہ اپنے لیے فائدے حاصل کریں۔

ایسے فائدے جن کی نہ کوئی حد ہے اور نہ شمار، (جن میں سے چند فوائد درج ذیل ہیں):

(1) **پہلا فائدہ:** اللہ تعالی کے لیے توحید اور کامل بندگی کا اثبات، اور شرک کی تمام صورتوں اور شکلوں سے اجتناب۔ اور یہ سب سے بڑا فائدہ ہے کہ توحید کو قائم کیا جائے اور عقیدے کو ہر قسم کے معمولی فساد یا کجی سے محفوظ رکھا جائے۔ اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿حنفاء لله غير مشركين به ومن يشرك بالله فكأنما خر من السماء فتخطفه الطير أو تهوي به الريح في مكان سحيق﴾

اللہ کے لیے یکسو ہو کر رہو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، اور جو اللہ کے ساتھ شرک کرے تو گویا وہ آسمان سے گر پڑا، پھر پرندے اسے اچک لے جائیں یا ہوا اسے کسی دور دراز گہری جگہ میں پھینک دے۔

(2) **دوسرا فائدہ:** مسلمانوں کے درمیان اللہ کی رضا کے لیے بھائی چارے کی تاکید۔ حج سب سے بڑا شعار ہے جو اس حقیقت کو اس وقت نہایت واضح انداز میں ظاہر کرتا ہے، جب حجاج ایک میدان میں جمع ہو کر تلبیہ پکارتے ہیں:

"لبيك اللهم لبيك لبيك لا شريك لك لبيك إن الحمد والنعمة لك والملك لا شريك لك"

(3) **تیسرا فائدہ:** تقوی کا حصول اس طور پر، جیسا ہمارا رب چاہتا ہے۔ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

﴿ذلك ومن يعظم شعائر الله فإنها من تقوى القلوب﴾

یہی بات ہے، اور جو اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کے تقوی میں سے ہے۔

(4) **چوتھا فائدہ:** ایمان کی مٹھاس چکھنا، جب مومن اللہ کے حرم اور مقدس مقامات میں حج کے ثمرات کو محسوس کرتا ہے۔ اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿فاجعل أفئدة من الناس تهوي إليهم﴾

پس لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف مائل کر دے۔

(5) **پانچواں فائدہ:** خشیت اور خشوع کا حصول، اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

﴿وبشر المخبتين الذين إذا ذكر الله وجلت قلوبهم﴾

اور عاجزی اختیار کرنے والوں کو خوش خبری دے دو، وہ لوگ کہ جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل کانپ اٹھتے ہیں۔

(6) **چھٹا فائدہ:** صبر کا عملی مظاہرہ اور نماز اور انفاق کے اعلیٰ ترین درجات تک پہنچنا۔ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

﴿والصابرين على ما أصابهم والمقيمي الصلاة ومما رزقناهم ينفقون﴾

اور وہ لوگ جو مصیبت پر صبر کرتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں، اور جو رزق ہم نے انہیں دیا اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

(7) **ساتواں فائدہ:** اعضاء کی درستگی اور اخلاق و کردار کا اللہ تعالی کی مرضی کے مطابق سنور جانا۔ اللہ تعالی فرماتا ہے:

﴿فمن فرض فيهن الحج فلا رفث ولا فسوق ولا جدال في الحج وما تفعلوا من خير يعلمه الله﴾

پس جو ان مہینوں میں حج لازم کرلے تو حج میں نہ بے حیائی ہو، نہ گناہ، اور نہ جھگڑا، اور تم جو بھی نیکی کروگے اللہ اسے جانتا ہے۔

(8) **آٹھواں فائدہ:** روئے زمین کے سب سے پاکیزہ خطے میں رہتے ہوئے اللہ تعالی کی رحمتوں کو طلب کرنا۔ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

﴿ ثم ليقضوا تفثهم وليوفوا نذورهم وليطوفوا بالبيت العتيق﴾

پھر وہ اپنی میل کچیل دور کریں، اپنی نذریں پوری کریں، اور قدیم گھر کا طواف کریں۔

(9) **نواں فائدہ:** اللہ تعالی کے شعائر کی تعظیم۔ اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿ذلك ومن يعظم حرمات الله فهو خير له عند ربه ﴾

یہی بات ہے، اور جو اللہ کی حرمتوں کی تعظیم کرے تو یہ اس کے رب کے نزدیک اس کے لیے بہتر ہے۔

(10) **دسواں فائدہ:** بھلائی کے اس عظیم موسم میں اللہ تعالیٰ کا فضل پانے کے لیے رزق کی تلاش اور حلال کمائی کا حصول۔ جیسا کہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

﴿ليس عليكم جناح ان تبتغوا فضلاً من ربكم ﴾

تم پر کوئی حرج نہیں کہ تم اپنے رب کا فضل تلاش کرو۔

(11) **گیارہواں فائدہ:** کثرت سے اللہ کا ذکر کرنا۔ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

﴿فإذا قضيتم مناسككم فاذكروا الله كذكركم آباءكم أو أشد ذكراً ﴾

پھر جب تم اپنے مناسک ادا کر لو تو اللہ کا ذکر کرو جیسے تم اپنے باپ دادا کا ذکر کرتے ہو بلکہ اس سے بھی زیادہ۔

(12) **بارہواں فائدہ:** اللہ کے پاس موجود آخرت کی نعمتوں کی رغبت۔ اللہ تعالی فرماتا ہے:

﴿ومنهم من يقول ربنا آتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار ﴾

اور ان میں کچھ لوگ وہ ہیں جو کہتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

(13) **تیرہواں فائدہ:** اللہ تعالی کے حکم کی تعمیل۔ اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿لن ينال الله لحومها ولا دماؤها ولكن يناله التقوى منكم ﴾

اللہ تک نہ ان کا گوشت پہنچتا ہے اور نہ ان کا خون، بلکہ اس تک تمہارا تقوی پہنچتا ہے۔

(14) **چودھواں فائدہ:** اللہ سبحانہ کے لیے ذبح کرنا، اور اسی میں سے قربانی (کے جانور) بھی ہیں۔ اللہ تعالی فرماتا ہے:

﴿والبدن جعلناها لكم من شعائر الله لكم فيها خير ﴾

اور ہم نے قربانی کے اونٹوں کو تمہارے لیے اللہ کی نشانیوں میں سے بنایا ہے، تمہارے لیے ان میں بھلائی ہے۔

نبی کریم صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

"ما عمل بن آدم يوم النحر عملاً أحب الى الله عز وجل من هراقة دم وإنه ليأتي يوم القيامة بقرونها وأظلافها وأشعارها وإن الدم ليقع من الله عز وجل بمكان قبل أن يقع على الأرض فطيبوا بها نفساً".

یوم النحر میں انسان کا کوئی عمل اللہ عزوجل کے نزدیک خون بہانے سے زیادہ محبوب نہیں۔ قربانی (کا جانور) قیامت کے دن اپنی سینگوں، کھروں اور بالوں سمیت آئے گا، اور اس کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالی کے ہاں قبولیت حاصل کرلیتا ہے، پس خوش دلی کے ساتھ قربانی کیا کرو۔

قربانی کے لیے چند شرطیں ہیں: قربانی کا جانور چوپایوں میں سے ہو یعنی اونٹ، گائے یا بکری۔ نیز اس کا شرعی عمر کو پہنچنا ضروری ہے۔ اونٹ پانچ سال مکمل کر چکا ہو، گائے دو سال، بکری ایک سال، اور بھیڑ چھ ماہ مکمل کر چکی ہو۔ اور وہ عیوب سے پاک ہو۔ قربانی کا وقت بھی ملحوظ رکھا جائے، یعنی یوم النحر کی نماز عید کے بعد سے لے کر تیرہ ذوالحجہ کے سورج غروب ہونے تک، جو ایام تشریق کا تیسرا دن ہے۔

قربانی کی سنتوں میں سے یہ ہے کہ ایک تہائی خود کھائے، ایک تہائی ہدیہ کرے، اور ایک تہائی صدقہ کرے۔ اور تین دنوں میں اسے کھایا جائے۔ جتنی جلدی قربانی کی جائے اتنا بہتر ہے، نیز دن میں ذبح کرنا رات میں قربانی کرنے سے افضل ہے۔

الله أكبر الله أكبر الله أكبر الله أكبر الله أكبر الله أكبر الله أكبر الله أكبر الله أكبر الله أكبر لا اله إلا الله الله أكبر الله أكبر ولله الحمد.

عباد الله نفعنا الله جميعاً بالقرآن السنة برحمة منه ومِنَّة، أقول ما تسمعون وأستغفر الله لي ولكم فاستغفروه إنه هو الغفور الرحيم.

***خطبہ ثانیہ**

الله أكبر الله أكبر الله أكبر الله أكبر الله أكبر الله أكبر الله أكبر الله أكبر الله أكبر الله أكبر لا اله إلا الله الله أكبر الله أكبر ولله الحمد الله أكبر كبيرا والحمد لله كثيرا وسبحان الله بكرة وأصيلا الحمد لله أعز بطاعته

من شاء ومنه اقترب وأذل بعصيانه من فجر وأساء الأدب الحمد لله عالم السرائر وما تخفي الضمائر الحمد لله الذي بنعمه وحكمه تتم الصالحات وتحل البركات وتكثر الخيرات الحمد لله الذي بفضله تنقشع الحسرات وتتلاشى المدلهمات وأشهد ألا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً رسول الله شهادة حق وصدق وعدل صلى الله عليه وسلم وعلى الصحب والأتباع الى يوم المعاد، أما بعد:

حجاج کرام! اپنے باقی مناسک خشیت، اطمینان، خشوع اور سکون کے ساتھ مکمل کریں، اور شعائر حج کی عظمت کو اپنے دلوں میں تازہ رکھیں۔

اللہ کے بندو!

(15) **پندرہواں فائدہ:** اللہ تعالی کے منہج کو مضبوطی سے تھامنا، اسی پر چلنا، اور اس کی پاکیزہ شریعت کو نافذ کرنے کی دعوت دینا۔ اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿ولكل أمة جعلنا منسكاً ليذكروا اسم الله ﴾

اور ہم نے ہر امت کے لیے ایک عبادت کا طریقہ مقرر کیا تاکہ وہ اللہ کا نام یاد کریں۔

یہاں منسک سے مراد حج ہی ہے۔

اللہ سبحانہ کی شریعت وہ شریعت ہے جس نے تمام انسانیت کے لیے دنیا میں کامیابی اور فلاح کی ضمانت دی۔ جس نے انسانوں کے درمیان صحیح تعلقات قائم کرنے کی ضمانت دی۔ جس نے پورے عالم کی اصلاح کی ضمانت دی۔ جس نے زندگی کے ہر میدان اور ہر گوشے میں انسان کی خوش حالی کی ضمانت دی۔ جس نے عدل، اخوت، مساوات، محبت اور باہمی تعلقات کے تمام مفاہیم کو قائم کرنے کی ضمانت دی۔ جس نے فضیلت اور اخلاقی اقدار کے فروغ کی ضمانت دی۔ جس نے برائی اور بے حیائی کی قباحت کو مٹانے کی ضمانت دی۔ جس نے جرائم کے سرچشموں کو خشک کرنے کی ضمانت دی۔ جس نے دنیا و آخرت دونوں کی بھلائی کی ضمانت دی۔ جس نے تمام فتنوں، مشکلات اور فساد کے اسباب سے سلامتی کی ضمانت دی۔ جس نے تمام انسانوں کی ضروریات پوری کرنے کی ضمانت دی۔ جس نے زندگی کی بنیادی ضرورتوں کی فراہمی کی ضمانت دی۔ اور جس نے روح اور جسم دونوں کے تمام تقاضوں کو پورا کرنے کی ضمانت دی۔

اللہ سبحانہ کی شریعت وہ شریعت ہے جس کے تمام مقاصد، تعلیمات، اقدار، احکام، حدود، قوانین، شعائر، مناسک، اہداف، کوششیں، اوامر، نواہی، حلال و حرام، ترغیب وترہیب، حکم و ممانعت، سب کچھ اس لیے تھا کہ پوری انسانیت کے لیے دو عظیم چیزوں کی ضمانت دی جائے، ایک خوشحال دنیاوی زندگی، اور پھر ہمیشہ رہنے والی جنت اور دائمی نعمتوں کا حصول۔

الله أكبر الله أكبر الله أكبر الله أكبر الله أكبر الله أكبر الله أكبر الله أكبر الله أكبر لا اله إلا الله الله أكبر الله أكبر ولله الحمد.

اللہ کے بندو! اگر اللہ تعالی کی شریعت انسان کے لیے کافی منہج، مکمل قانون، جامع نظام، شفابخش دستور، سیدھا راستہ اور درست طریقہ نہ ہو، اور اگر انسانیت کو دین حق اور پاکیزہ شریعت میں یہ تمام معانی نہ ملیں، تو پھر انسانیت کے لیے بد بختی لکھ دی جاتی ہے۔ ایسی بد بختی جو اختلافات، تنازعات اور طبقاتی فرق کے دلدل میں ہمیشہ ساتھ رہنے والی ہو۔ جھگڑوں اور باہمی نزاعات کے گڑھوں میں۔ تضادات اور اختلافات کی آگ میں۔ رائے پرستی اور خواہشات کی پراگندگی میں۔

یہ انسانوں کے بنائے ہوئے قوانین اور نظام ہیں جن سے بہت سی قوموں نے ایک طویل عرصے تک فائدہ اٹھایا اور وہ یہی گمان کرتے رہے کہ ان میں ان کے لیے نفع ہے، لیکن لوگ ان میں اس طرح بھٹک گئے جہاں سے وہ ہدایت کے طالب تھے۔ پھر جب اللہ کا حکم آیا۔ اور اس پاک ذات نے وہ فیصلہ کیا جو اسے منظور تھا۔ تو تبدیلی کی ایسی لہریں اٹھیں جنہوں نے ان نظاموں اور قوانین کو تہس نہس کر دیا، انہیں جڑ سے اکھاڑ پھینکا، اور اپنے راستے میں آنے والے ہر اس وجود کو بہا لے گئیں جس نے انہیں اپنایا تھا، اور ان تمام سالوں میں امتوں اور قوموں کے لیے ان کے فساد اور خرابی کی حدوں سے پردہ اٹھا دیا۔

اللہ کے بندو! آج ہمیں سب سے زیادہ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اللہ تعالی کے دین کو صحیح طور پر سمجھیں، خصوصاً جبکہ ہم دین اور علم کی سرزمین میں رہتے ہیں۔ اور اس کا کوئی راستہ نہیں سوائے اس کے کہ ہم امت کے ربانی علماء کے گرد جمع ہو جائیں، وہ علماء جو حق پر ثابت قدم رہے، یہاں تک کہ سخت ترین حالات اور دشوار ترین اوقات میں بھی امت انہی کے ذریعے کھڑی رہی۔

ایمان والو! اللہ تعالی کے اس حکم کو پورا کرو:

﴿ واعتصموا بحبل الله جميعاً ولا تفرقوا ﴾

اور سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقے میں نہ پڑو۔

کیونکہ اس کی رسی کو مضبوطی سے تھامنا ہی نجات کا راستہ ہے، ایسے زمانے میں جبکہ دین اجنبیت کا شکار ہو چکا ہے، جہالت اور جاہل لوگ نمایاں ہو گئے ہیں، نفاق اور شورش پسند عناصر پھیل گئے ہیں، اور علم، علماء اور سچے وفادار لوگ نظروں سے اوجھل ہو گئے ہیں۔

الله أكبر الله أكبر الله أكبر لا اله إلا الله الله أكبر الله أكبر ولله الحمد.

میرے بھائیو! اللہ تعالی کی عظیم نعمتوں اور بے شمار احسانات پر اس کا کثرت سے شکر ادا کرو، خصوصاً جبکہ آپ حرمین شریفین کی سرزمین میں امن و امان، صحت و اطمینان، فراخی اور آسودگی کی زندگی گزار رہے ہیں۔ اپنے رب کے حضور سچی توبہ کرو اور اس کے ساتھ حسن ظن رکھو۔

اپنی اصلاح کی طرف لوٹو، اپنے دین کے معاملات کی فکر کرو، تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ افواہوں، فتنوں اور سازشوں سے بچو کیونکہ ان میں بڑی تباہی اور کھلی ہلاکت ہے۔

اپنے علماء سے اختلاف نہ کرو، اپنے حکمرانوں کی اطاعت سے باہر نہ نکلو، میانہ روی اور اعتدال کے راستے کو لازم پکڑو، یہی ہدایت اور رشد کا راستہ ہے۔

اپنے ایمان کو مضبوط کرو، اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو اس آگ سے بچاؤ جو سخت جلانے والی ہے اور جس کی حسرت ہمیشہ باقی رہنے والی ہے۔

حق کے منہج اور سچی شریعت کو مضبوطی سے تھام لو، یہی صراط مستقیم ہے۔ اللہ تعالی نے سچ فرمایا:

﴿وأن هذا صراطي مستقيماً فاتبعوه ولا تتبعوا السبل فتفرق بكم عن سبيله ذلكم وصاكم به لعلكم تتقون﴾

اور یہی میرا سیدھا راستہ ہے، پس اسی کی پیروی کرو، اور دوسرے راستوں پر نہ چلو ورنہ وہ تمہیں اس کے راستے سے جدا کر دیں گے۔ اللہ نے تمہیں اسی کی وصیت فرمائی ہے تاکہ تم متقی بن جاؤ۔

پھر درود و سلام ہو قریش کے برگزیدہ، دنیا اور دنیا والوں کے سردار محمد ﷺ پر۔

وارض اللهم عن الأئمة الخلفاء السادة الحنفاء الذين قضوا بالحق وبه كانوا يعدلون، وعن التابعين لهم بإحسان يا رب العالمين وعنا معهم بعفوك وكرمك يا أرحم الراحمين.

اللهم أعز الإسلام والمسلمين وأذل الكفر والكافرين وانصر عبادك الموحدين واجعل عموم بلاد الإسلام والمسلمين سخاءً رخاءً يا رب العالمين.

اللهم وفق حُكّام المسلمين لتحكيم شرعك وتطبيق سنة نبيك محمد ﷺ وألّف بين قلوبهم واجعلهم رحمة على رعاياهم ووفقهم لكل ما تحبه وترضاه.

اللهم خِر لنا واختر لنا ولا تكلنا إلى أنفسنا طرفة عين، واهدنا ويسر الهدى لنا وأعنا على ذكرك وشكرك وحُسن عبادتك.

اللهم فقهنا في أمور الدنيا والدين، وأصلح أحوال المسلمين أجمعين واقض حوائج أمة محمد ﷺ واجعل عاقبة أمرهم إلى خير يا رحمن يا رحيم.

اللهم تقبل من الحجاج حجهم ومن العمار عمرتهم ومن النساك نسكهم، واجعله حجاً مبروراً وسعياً مشكوراً وذنباً مغفوراً وتجارة لن تبور يا عالم ما في الصدور.

عباد الله إن الله يأمر بالعدل والإحسان وإيتاء ذي القربى وينهى عن الفحشاء والمنكر والبغي يعظكم لعلكم تذكرون، فاذكروا الله العظيم الجليل يذكركم واشكروه على نعمه يزدكم ولذكر الله أكبر والله يعلم ما تصنعون.

الله أكبر الله أكبر الله أكبر لا اله إلا الله . الله أكبر الله أكبر ولله الحمد.

****

نواں خطبہ

عید الاضحیٰ مبارک (2)

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

الله أكبر الله أكبر الله أكبر الله أكبر الله أكبر الله أكبر الله أكبر الله أكبر الله أكبر الله أكبر الله أكبر لا اله إلا الله الله أكبر الله أكبر ولله الحمد.

الله أكبر عدد ما هلل حاج وكبر، الله أكبر تعداد من حج واعتمر.

الله أكبر عدد ما هطل وابل وأمطر غيث وانهمر.

الله أكبر عدد حباب الحصى وورق الشجر وما منه أزهر.

الله أكبر عدد كثبان الرمال والنجوم الغرر.

الله أكبر عدد خلقه ورضا نفسه وزنة عرشه ومداد كلماته.

الله أكبر عدد ما خلق في السماء وعدد ما خلق في الأرض وعدد ما بين ذلك وعدد ما هو خالق.

الله أكبر كبيرا والحمد لله كثيرا وسبحان الله بكرة وأصيلا.

اللهم لك الحمد كما ينبغي لوجهك وعظيم سلطانك حمداً كثيراً طيباً مباركاً فيه.

سبحان الذي خلق الخلق بالحق وشرع لهم المنهج الصدق.

الحمد لله الذي أوجد من عدم وأمد بعموم النعم ودفع عن عباده جم النقم.

الله أكبر الله أكبر لا إله إلا الله الله أكبر الله أكبر ولله الحمد.

وأشهد ألا إله إلا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير.

وأشهد أن محمداً عبده ورسوله وصفيه وخليله وخيرته من خلقه ﷺ أعلم الناس بالله تعالى وأتقاهم لربه الكبير.

اللہ کے بندو! اللہ تعالیٰ کا تقویٰ انبیاء علیہم السلام کا طریقہ ہے۔ اللہ تعالی نے اپنی تمام شریعتوں میں اسی کی وصیت فرمائی ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ولقد وصينا الذين أوتوا الكتاب من قبلكم وإياكم أن اتقوا الله﴾

اور بلاشبہ ہم نے ان لوگوں کو جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی اور تمہیں بھی یہی وصیت کی ہے کہ اللہ سے ڈرتے رہو۔

اللہ کے بندو! حج میں مخلوق کے لیے بے شمار فوائد، اور متعدد و متنوع عظیم مصلحتیں پوشیدہ ہیں۔ حج میں اللہ تعالیٰ کی توحید کا اثبات ہوتا ہے اور شرک سے اجتناب کیا جاتا ہے: ﴿حنفاء لله غير مشركين به ومن يشرك بالله فكأنما خر من السماء فتخطفه الطير أو تهوي به الريح في مكان سحيق﴾

اللہ کے لیے یکسو ہو کر رہو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتے ہوئے، اور جو کوئی اللہ کے ساتھ شریک ٹھہراتا ہے تو گویا وہ آسمان سے گر پڑا، پھر یا تو پرندے اسے اچک لے جائیں گے یا ہوا اسے کسی دور دراز جگہ پر اڑا لے جائے گی۔

حج میں تقویٰ کا حصول ہوتا ہے: ﴿وتزودوا فإن خير الزاد التقوى واتقون يا أولوا الألباب﴾

اور زاد راہ لے لیا کرو، پس بہترین زاد راہ تقویٰ ہے، اور اے عقل والو! مجھ ہی سے ڈرتے رہو۔

حج میں اسلامی اخوت کی تاکید ہوتی ہے۔ ہر کسی کے لب پر یہی صدا ہوتی ہے: لبيك اللهم لبيك لبيك لا شريك لك لبيك إن الحمد والنعمة لك والملك لا شريك لك.

حج میں اللہ تعالیٰ کے دینی شعائر کی عظمت اور تعظیم کا اظہار ہوتا ہے: ﴿ذلك ومن يعظم شعائر الله فإنها من تقوى القلوب﴾

یہ بات ہے، اور جو کوئی اللہ کے شعائر کی تعظیم کرتا ہے تو بے شک یہ دلوں کے تقویٰ میں سے ہے۔

حج میں مسلمان -جب وہ بیت اللہ الحرام کے اطراف اور مقدس مقامات کے میدانوں میں ہوتا ہے- ایمان کی مٹھاس چکھتا ہے: ﴿فاجعل أفئدة من الناس تهوي إليهم﴾

پس تو لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف مائل کر دے۔

حج میں مسلمان اللہ تعالیٰ کی خشیت کو محسوس کرتا ہے: ﴿ وبشر المخبتين الذين إذا ذكر الله وجلت قلوبهم ﴾

اور عاجزی کرنے والوں کو خوشخبری دے دو، یہ وہ لوگ ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں۔

حج میں اعضاء و جوارح درست ہوتے ہیں اور کردار و اخلاق سنور جاتے ہیں: ﴿ فمن حج فلا رفث ولا فسوق ولا جدال في الحج ﴾

پس جس نے حج کیا تو حج میں نہ کوئی فحش بات ہے، نہ گناہ کا کام ہے اور نہ ہی جھگڑا ہے۔

حج میں اللہ تعالیٰ کے پاس موجود دنیا اور آخرت کی بھلائیاں طلب کی جاتی ہیں: ﴿ ثم ليقضوا تفثهم وليوفوا نذورهم وليطوفوا بالبيت العتيق﴾

پھر چاہیے کہ وہ اپنا میل کچیل دور کریں، اپنی منتیں پوری کریں اور اس قدیم گھر کا طواف کریں۔

حج میں حرام چیزوں اور اللہ کی حرمتوں سے بچنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے:﴿ذلك ومن يعظم حرمات الله فهو خير له عند ربه﴾

یہ بات ہے، اور جو شخص اللہ کی حرمتوں کی تعظیم کرے گا تو وہ اس کے لیے اس کے رب کے ہاں بہت بہتر ہے۔

حج میں رزق طلب کیا جاتا ہے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فضل تلاش کیا جاتا ہے:﴿ ليس عليكم جناح أن تبتغوا فضلاً من ربكم ﴾

تم پر اس بات میں کوئی گناہ نہیں کہ (دوران حج) تم اپنے رب کا فضل تلاش کرو۔

حج میں اللہ کا ذکر کثرت سے ہوتا ہے:﴿ فإذا قضيتم مناسككم فاذكروا الله كذكركم آباءكم أو أشد ذكراً ﴾

پس جب تم اپنے مناسک پورے کر لو تو اللہ کا اس طرح ذکر کرو جس طرح تم اپنے باپ دادا کا ذکر کرتے تھے، یا اس سے بھی زیادہ شدت کے ساتھ ذکر کرو۔

حج میں مومن جنت کا شوق رکھتا ہے اور جہنم کی آگ سے پناہ مانگتا ہے: ﴿ ومنهم من يقول ربنا آتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار ﴾

اور ان میں سے کچھ ایسے ہیں جو کہتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما، اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچالے۔

حج میں اللہ تعالی کے حکم کی مکمل اطاعت کا اظہار ہوتا ہے: ﴿ لن ينال الله لحومها ولا دماؤها ولكن يناله التقوى منكم ﴾

اللہ کو ہر گز ان کا گوشت اور ان کا خون نہیں پہنچتا، بلکہ اس تک تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے۔

حج میں اللہ جل جلالہ کی اطاعت اور اس کی فرمانبرداری میں زمین پر خون بہایا جاتا ہے: ﴿والبدن جعلناها لكم من شعائر الله لكم فيها خير﴾

اور قربانی کے اونٹوں کو ہم نے تمہارے لیے اللہ کے شعائر میں سے بنایا ہے، ان میں تمہارے لیے بھلائی ہے۔

الله أكبر الله أكبر لا اله إلا الله الله أكبر الله أكبر ولله الحمد.

اللہ کے بندو! آج ہی کے دن رسول ہدایت ﷺ نے منیٰ میں لوگوں سے خطاب فرمایا۔ ایک ایسا جامع خطبہ جس میں آپ ﷺ نے پاکیزہ شریعت کا مکمل منہج واضح فرمایا۔ اس خطبے میں آپ ﷺ نے فرمایا:

"إن دماءكم وأموالكم وأعراضكم عليكم حرام، كحرمة يومكم هذا، في بلدكم هذا، في شهركم هذا".

بے شک تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری آبروئیں تم پر اسی طرح حرام ہیں جس طرح تمہارے اس دن کی، تمہارے اس شہر کی اور تمہارے اس مہینے کی حرمت ہے۔

آپ ﷺ کا مقصد شریعت کی ان پانچ بنیادی ضرورتوں کی حفاظت کو راسخ کرنا تھا: دین، جان، عقل، عزت اور مال کی حفاظت۔ کیونکہ ان کے بغیر دنیاوی زندگی کا نظام قائم نہیں رہ سکتا۔

اللہ کے بندو! تفرقہ بازی، اختلاف، گروہ بندی اور اپنی رائے پر اترانا، یہ سب چیزیں انسان کو ہلاک کرنے والی ہیں۔ پھر انسان حق کو دیکھنے کے قابل نہیں رہتا۔ اسلام سلامتی اور ہم آہنگی کا پیغام لے کر آیا۔ اور اسلام کے بغیر کوئی سلامتی نہیں۔ اور جس نے اس سے پہلو تہی کی اس نے سلامتی سے دوری اختیار کر لی۔

اللہ کے بندو! پاکیزہ شریعت عبادت اور معاملات دونوں کا دین ہے، دنیا اور آخرت دونوں کے لیے، نفس اور دوسروں دونوں کے لیے، افراد اور معاشروں دونوں کے لیے۔ یہ فقہ بھی ہے اور منہج بھی، حدود بھی ہیں اور احکام بھی، تعلیمات بھی ہیں اور ہدایات بھی، ترقی بھی ہے اور تہذیب بھی، عزت بھی ہے اور رفعت بھی۔ اس میں سب لوگ برابر ہیں: "وكونوا عباد الله إخواناً".

اللہ کے بندو بھائی بھائی بن جاؤ۔ ہر اس چیز سے بچو جو تمہارا دین برباد کر دے، تم کامیاب ہو جاؤ گے۔

الله أكبر الله أكبر الله أكبر لا اله إلا الله الله أكبر الله أكبر ولله الحمد.

عباد الله نفع الله تعالى الأمة بالقرآن الســنة برحمة منه ومِنَّة أقول ما تســمعون وأســتغفر الله لي ولكم فاستغفروه إنه هو الغفور الرحيم.

*خطبہ ثانیہ

الحمد لله الذي بنعمه تتم الصالحات، شرع للعباد مواطن رحمات ومواسم قربات، وأصلي وأسلم وأبارك على خير البريات محمد ﷺ وعلى الآل والصحب والأتباع ومن على آثارهم اقتفى بالمتابعات.

الله أكبر الله أكبر الله أكبر لا اله إلا الله الله أكبر الله أكبر ولله الحمد.

اللہ کے بندو! اس دن کا سب سے بہترین عمل وہ ہے جو نبی کریم ﷺ کی سنت سے ثابت ہے، آپ ﷺ کا فرمان ہے:"ما عمل بن آدم يوم النحر عملاً أحب الى الله عز وجل من هراقة دم وإنه ليأتي يوم القيامة بقرونها وأظلافها وأشعارها وإن الدم ليقع من الله عز وجل بمكان قبل أن يقع على الأرض فطيبوا بها نفساً".

ابن آدم نے قربانی کے دن خون بہانے سے زیادہ اللہ عزوجل کے ہاں کوئی محبوب عمل نہیں کیا۔ وہ جانور قیامت کے دن اپنے سینگوں، کھروں اور بالوں سمیت آئے گا، اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے ہی اللہ عزوجل کے ہاں قبولیت کا مقام پالیتا ہے، پس تم خوش دلی سے قربانی کیا کرو۔

چنانچہ تم قربانی کرو، اللہ تمہارے نیک اعمال قبول فرمائے۔ یہ ایک ایسی قربانی ہے جسے تم اپنے پاک پروردگار کے حضور چوپایوں یعنی اونٹ، گائے یا بھیڑ بکری کی صورت میں پیش کرتے ہو۔ ان جانوروں کی مقررہ عمر کو پہنچنے اور عیوب سے پاک ہونے کا خاص خیال رکھو، یہ ایسی قربانی ہے جو ہماری اس نماز (عید قرباں) کے بعد سے لے کر تیرہویں دن کا سورج غروب ہونے سے پہلے تک ذبح کی جاتی ہے۔

الله أكبر الله أكبر الله أكبر لا اله إلا الله الله أكبر الله أكبر ولله الحمد.

اللہ کے بندو! فتنوں سے بچو۔ حدیث میں ہے کہ:"يوشـــك الأمم أن تداعى عليكم كما تداعى الأكلة إلى قصعتها، فقال قائل: ومن قلة نحن يومئذ ؟ قال : بل أنتم يومئذ كثير، ولكنكم غثاء كغثاء السيل، ولينزعن الله من صـدور عدوكم المهابة منكم، وليقذفن الله في قلوبكم الوهن، فقال قائل : يا رسـول الله، وما الوهن ؟ قال :حب الدنيا، وكراهية الموت".

قریب ہے کہ دوسری قومیں تم پر اس طرح ٹوٹ پڑیں جیسے کھانے والے پیالے پر ٹوٹ پڑتے ہیں۔ ایک شخص نے کہا: کیا اس دن ہماری تعداد کم ہونے کی وجہ سے ایسا ہو گا؟ آپ نے فرمایا: نہیں، بلکہ اس دن تم بہت زیادہ ہو گے، لیکن تم سیلاب کی جھاگ کی طرح ہو گے، اور اللہ تمہارے دشمنوں کے سینوں سے تمہارا رعب نکال دے گا، اور اللہ تمہارے دلوں میں "وہن" ڈال دے گا۔ ایک شخص نے کہا: اے اللہ کے رسول! وہن کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: دنیا کی محبت اور موت کا ڈر۔

اللہ کے بندو! دنیا کی محبت ہر گناہ کی جڑ ہے۔ یہ محبت ٹکڑے ٹکڑے کرتی ہے، تفریق ڈالتی ہے اور بکھیر دیتی ہے۔ اس سے نکلنے کا راستہ صرف اللہ تعالیٰ کے دین کو مضبوطی سے تھامنے میں ہے۔

میرے حاجی بھائی! اپنے مناسک کو مکمل کرنے کا خاص اہتمام کرو، اور اللہ جل جلالہ کی شریعت پر مضبوطی کے ساتھ قائم رہو۔ بیت اللہ العتیق کے جوار میں اپنی حاضری کو غنیمت جانو، اور حرم کی حدود میں رہتے ہوئے ادب، احترام اور وقار کو ملحوظ رکھو۔

میرے بھائیو! بادشاہ حقیقی، اللہ علام الغیوب کا شکر ادا کرو، جس نے تمہیں بے شمار نعمتوں، عظیم عطیات سے نوازا ہے۔ اس کی قضاو قدر پر صبر کرو، اور ہر حال میں اس کا ذکر کرتے رہو۔

میرے مسلمان بھائی! اپنے بھائیوں کے ساتھ نرمی اور شفقت کا معاملہ کرو۔ اپنے اہل وعیال کی خیر خواہی کرو۔ حسن اخلاق اور بھلائی کے ساتھ زندگی بسر کرو۔ اپنے وطن کی تعمیر وترقی میں حصہ لو۔ اصلاح اور بہتری کا ذریعہ بنو، تخریب اور فساد کا نہیں۔ معاف کرنا سیکھو، درگزر اختیار کرو، چشم پوشی سے کام لو، اور اپنے بھائی کے لیے اس کی غیر موجودگی میں دعا کرو۔

لغزش کو معاف کر دو، خطا کو معمولی سمجھو، بہت سی باتوں سے چشم پوشی اختیار کرو۔ محمد ﷺ کی تعلیمات اور طریقے کو مضبوطی سے تھامے رکھو۔ نفع بخش علم حاصل کرو۔ گمراہ کرنے والوں سے ہوشیار رہو۔ فتنوں سے دور رہو۔ اپنے دین کے معاملے میں تحقیق، احتیاط اور بصیرت اختیار کرو۔ کیونکہ جنت ایک بہت قیمتی سودا ہے جسے ہر کوئی حاصل نہیں کر سکتا۔ پس تم ان تھوڑے سے لوگوں میں شامل ہو جاؤ جو اسے پا لیتے ہیں۔

پھر درود ہو قبیلہ مضر کے برگزیدہ، دنیا ومافیھا کے سردار محمد پر۔ اے اللہ! سب سے افضل مخلوق اور متقیوں کے امام، محمد بن عبد اللہ ﷺ پر، اور ان کی آل پر، ان کے صحابہ پر، ان کی پیروی کرنے والوں پر درود وسلام کی بارش نازل کر اور اپنے عفو وکرم سے ان کے ساتھ ساتھ ہم پر بھی اپنی رحمتیں، برکتیں اور سلامتی نازل فرما۔

وارض اللهم عن الأئمة الخلفاء السادة الحنفاء الذين قضوا بالحق وبه كانوا يعدلون، وعن التابعين لهم بإحسان يا رب العالمين وعنا معهم بعفوك وكرمك يا أرحم الراحمين.

اللهم أعز الإسلام والمسلمين وأذل الكفر والكافرين وانصر عبادك الموحدين واجعل عموم بلاد الإسلام والمسلمين سخاءً رخاءً يا رب العالمين.

اللهم وفق حُكّام المسلمين لتحكيم شرعك وتطبيق سنة نبيك محمد ﷺ وألّف بين قلوبهم واجعلهم رحمة على رعاياهم ووفقهم لكل ما تحبه وترضاه.

اللهم خِر لنا واختر لنا ولا تكلنا إلى أنفسنا طرفة عين. واهدنا ويسر الهدى لنا وأعنا على ذكرك وشكرك وحُسن عبادتك. اللهم فقهنا في أمور الدنيا والدين، وأصلح أحوال المسلمين أجمعين واقض حوائج أمة محمد ﷺ واجعل عاقبة أمرهم إلى خير يا رحمن يا رحيم.

اللهم تقبل من الحجاج حجهم ومن العمار عمرتهم ومن النساك نسكهم، واجعله حجاً مبروراً وسعياً مشكوراً وذنباً مغفوراً وتجارة لن تبور يا عالم ما في الصدور.

عباد الله إن الله يأمر بالعدل والإحسان وإيتاء ذي القربى وينهى عن الفحشاء والمنكر والبغي يعظكم لعلكم تذكرون، فاذكروا الله العظيم الجليل يذكركم واشكروه على نعمه يزدكم ولذكر الله أكبر والله يعلم ما تصنعون.

الله أكبر الله أكبر الله أكبر لا اله إلا الله الله أكبر الله أكبر ولله الحمد.

****

دسواں خطبہ

عید الاضحیٰ مبارک(3)

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته:

الله أكبر الله أكبر الله أكبر الله أكبر الله أكبر الله أكبر الله أكبر الله أكبر الله أكبر الله أكبر الله أكبر الله أكبر لا اله إلا الله الله أكبر الله أكبر ولله الحمد.

الله أكبر عدد من حج واعتمر الله اكبر عدد ما هلل حاج وكبر. الله أكبر عدد حبات الرمال ورق الشجر وعدد مكنون الجبال وقطر المطر.

الله أكبر عدد خلقه ورضا نفسه وزنة عرشه ومداد كلماته.

الله أكبر عدد ما خلق في السماء وعدد ما خلق في الأرض وعدد ما بين ذلك وعدد ما هو خالق الله أكبر كبيرا والحمد لله كثيرا وسبحان الله بكرة وأصيلا.

الحمد لله الذي بنعمه تتم الصالحات

سبحانه الذي أعطى كل شيء خلقه ثم هدى وبين لهم سبل الرشاد من الردى. فأغدق عليهم عموم النعم وكفاهم الشرور والبلايا والنقم.

الله أكبر الله أكبر الله أكبر لا إله إلا الله الله أكبر الله أكبر ولله الحمد.

وأشهد ألا إله إلا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير. شرع لعباده منهج حق لا يزيغ عنه إلا هالك. وأشهد أن محمدا عبده ورسوله وصفيه وخليله وخيرته من خلقه قام بدين ربه تعالى وأبانه لكل سالك ختم الجليل به معشر الأنبياء وأجرى عليه العزيز سبل الهدى فكان إمام الحنفاء صلى الله عليه وعلى آله وصحبه وأتباعه وسلم تسليماً كثيراً. ثم أما بعد:

اللہ کے بندو! اللہ سبحانہ وتعالی اپنی کتاب قرآن مجید میں فرماتا ہے:

﴿فأقم وجهك للدين حنيفاً فطرت الله التي فطر الناس عليها لا تبديل لخلق الله ﴾

پس آپ یکسو ہو کر اپنا رخ دین کی طرف قائم رکھیے، یہ اللہ کی وہ فطرت ہے جس پر اس نے لوگوں کو پیدا فرمایا ہے، اللہ کی بنائی ہوئی فطرت میں کوئی تبدیلی نہیں۔

نیز فرمایا:

﴿ذلك الدين القيم﴾

یہی سیدھا اور مضبوط دین ہے۔

واقعی یہ ایسا دین ہے جس کی ضیاء پاش کرنیں کبھی بجھ نہیں سکتیں، اور اس کے آثار کو زمانے کی آندھیاں مٹا نہیں سکتیں۔ اللہ تعالی نے اسی دین کے ذریعے انسانیت کی کجی کو درست کیا، اور انہیں حق، عدل، نیکی اور سچائی کے راستے پر قائم کیا۔ اس کی شریعت پاکیزہ ہے، اس کی تعلیمات آسان اور معتدل ہیں، اس کے احکام اور حدود سہل اور قابل عمل ہیں۔ یہ خیر کے چشمے لے کر آیا ہے۔ ہر منفعت اور مصلحت کو مقرر کرنے والا ہے، برائی کو روکنے کے لیے آیا ہے۔ ہر نقصان اور خرابی کو دور کرنے والا ہے۔ اس نے ان کے لیے اصلاح اور ہدایت کے راستے ہموار کیے ہیں۔ اگر مخلوق اس پر چلے تو یہ ان کے لیے شہروں کی آبادی اور بندوں کی اصلاح کا سبب بنے گا۔ یہ ایک ایسا دین ہے جو برائیوں اور منکرات سے بچاتا ہے۔ نفوس کو پاک کرتا ہے۔ اخلاق و کردار کو سنوارتا ہے۔ اپنے چاہنے والوں کے لیے بھلائی کے دروازے کھولتا ہے۔ اور اپنے ماننے والوں کے لیے تہذیب اور ترقی قائم کرتا ہے۔ اس نے انسان کو خود اس کے نفس کی برائیوں سے، اس کی ہلاکتوں، اس کی آفتوں اور اس کی نافرمانیوں سے بچایا ہے۔ اس سے پہلے کہ وہ اسے اس کے ارد گرد کے لوگوں سے بچائے۔ کجا یہ کہ اسے اس کے دشمنوں اور مخالفین سے بچائے۔ مخلوق کی دنیاوی زندگی کی اصلاح اور آخرت کی نجات کا اس کے سوا کوئی راستہ نہیں۔ کیونکہ یہ ایک حکمت والے، خبر رکھنے والے، بلند و بالا، سب کچھ جاننے والے، سب کچھ سننے والے اور سب کچھ دیکھنے والے اللہ تبارک وتعالی کی طرف سے ہے۔ اگر یہ دین نہ ہوتا تو روئے زمین پر لوگوں کی زندگی کبھی درست نہ ہوتی۔ یہ مکمل تعلیمات اور عام مصلحتیں لے کر آیا ہے۔ جب بھی بندوں نے ان سے غفلت برتی، وہ خود بھی گمراہ ہوئے اور دوسروں کو بھی گمراہ کیا۔

الله أكبر الله أكبر الله أكبر لا اله إلا الله الله أكبر الله أكبر ولله الحمد

اللہ کے بندو! حج ایک عظیم نشانی ہے۔ اس میں اللہ کے اس دین کی نمایاں نشانیاں ظاہر ہوتی ہیں جسے اس نے اپنے بندوں کے لیے پسند فرمایا اور اپنی مخلوق کے لیے آسان بنایا۔

ان نشانیوں میں سب سے پہلی اور نمایاں نشانی خالص توحید ہے۔ اللہ تعالی فرماتا ہے:

﴿وإذ بوأنا لإبراهيم مكان البيت ألا تشرك بي شيئا وطهر بيتي للطائفين والقائمين والركع السجود ﴾

اور جب ہم نے ابراہیم کے لیے بیت اللہ کی جگہ مقرر کر دی کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا، اور میرے گھر کو طواف کرنے والوں، قیام کرنے والوں، رکوع اور سجدہ کرنے والوں کے لیے پاک رکھنا۔

آگے فرمایا:

﴿ حنفاء لله غير مشركين به ومن يشرك بالله فكأنما خر من السماء فتخطفه الطير أو تهوي به الريح في مكان سحيق ﴾

اللہ کے لیے یکسو ہو کر رہو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، اور جو اللہ کے ساتھ شرک کرے تو گویا وہ آسمان سے گر پڑا، پھر پرندے اسے اچک لے جائیں یا ہوا اسے کسی دور دراز گہری جگہ میں پھینک دے۔

توحید ایک بنیادی اور اولین تقاضا ہے، اور اللہ تعالیٰ کی مرضی اور اس کے سچے منہج کے مطابق اس برحق دین کو قائم کرنے کا ایک مضبوط ترین ستون ہے۔ خالص توحید اور صحیح عقیدے کے بغیر زندگی ایسی زندگی ہے جس میں نہ کوئی اصول باقی رہتا ہے اور نہ کوئی حقیقی قدر۔

حج کی نشانیوں میں سے دوسری نشانی تقوی ہے۔ اللہ تعالی فرماتا ہے:

﴿ذلك ومن يعظم شعائر الله فإنها من تقوى القلوب ﴾

اور جو اللہ کے شعائر کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کے تقوی میں سے ہے۔

نیز فرمایا:

﴿ فمن فرض فيهن الحج فلا رفث ولا فسوق ولا جدال في الحج وما تفعلوا من خير يعلمه الله ﴾

پس جو ان مہینوں میں حج لازم کرلے تو حج میں نہ بے حیائی ہو، نہ گناہ، اور نہ جھگڑا، اور تم جو بھی نیکی کروگے اللہ اسے جانتا ہے۔

یہی جامع اور مکمل وصیت ہے۔ تقوی کے بغیر دین ایسا ہے جیسے روح کے بغیر جسم، عقل کے بغیر بدن، اصول کے بغیر زندگی۔ تقوی ہی سے اعضا سیدھے ہوتے ہیں، کردار سنورتا ہے، اور انسانیت کو سکون اور اطمینان نصیب ہوتا ہے۔

حج کی نشانیوں میں سے تیسری نشانی ایمان کی مٹھاس کا چکھنا ہے۔ اللہ تعالی فرماتا ہے:

﴿ فاجعل أفئدة من الناس تهوي إليهم ﴾

پس لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف مائل کردے۔

دل تو اسی کی طرف کھنچتا ہے جس سے محبت رکھتا ہے۔

حج کی نشانیوں میں سے چوتھی نشانی اللہ تعالی کی خشیت اور خشوع کا حصول ہے۔ اللہ تعالی فرماتا ہے:

﴿ وبشر المخبتين الذين إذا ذكر الله وجلت قلوبهم ﴾

اور عاجزی اختیار کرنے والوں کو خوش خبری دے دو، وہ لوگ کہ جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل کانپ اٹھتے ہیں۔

حج کی نشانیوں میں سے پانچویں نشانی اللہ کے شعائر اور حرمتوں کی تعظیم ہے۔ اللہ تعالی فرماتا ہے:

﴿ ذلك ومن يعظم حرمات الله فهو خير له عند ربه ﴾

اور جو اللہ کی حرمتوں کی تعظیم کرے تو یہ اس کے رب کے نزدیک اس کے لیے بہتر ہے۔

حج کی نشانیوں میں سے چھٹی نشانی رزق کی تلاش اور کثرت سے اللہ کے ذکر کے ذریعے دین اور دنیا دونوں کا ایک ساتھ کمال ہے۔ اللہ تعالی فرماتا ہے:

﴿ليس عليكم جناح أن تبتغوا فضـلاً من ربكم فإذا أفضـتم من عرفات فاذكروا الله عند المشـعر الحرام واذكروه كما هداكم وإن كنتم من قبله لمن الضالين ﴾

تم پر کوئی گناہ نہیں کہ اپنے رب کا فضل تلاش کرو، پھر جب عرفات سے واپس آؤ تو مشعر حرام کے پاس اللہ کا ذکر کرو، اور اس کا ذکر ایسے کرو جیسے اس نے تمہیں ہدایت دی، حالانکہ اس سے پہلے تم یقیناً گمراہوں میں سے تھے۔

حج کی نشانیوں میں سے ساتویں نشانی پاک ترین مقامات پر اللہ کی رحمتوں کی طلب ہے۔ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

﴿ ثم ليقضوا تفثهم وليوفوا نذورهم وليطوفوا بالبيت العتيق ﴾

پھر وہ اپنی میل کچیل دور کریں، اپنی نذریں پوری کریں اور بیت عتیق کا طواف کریں۔

حج کی نشانیوں میں سے آٹھویں نشانی مسلمانوں کے درمیان اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے بھائی چارے کا عملی مظاہرہ ہے۔ یہ اس وقت واضح ہوتا ہے جب سب مل کر بلند آواز میں یہ پکارتے ہیں:

"لبيك اللهم لبيك لبيك لا شريك لك لبيك إن الحمد والنعمة لك والملك لا شريك لك".

حج کی نشانیوں میں سے نویں نشانی اللہ کی راہ میں عبادت پر صبر ہے۔ اللہ تعالی فرماتا ہے:

﴿والصابرين على ما أصابهم والمقيمي الصلاة ومما رزقناهم ينفقون ﴾

اور وہ لوگ جو مصیبت پر صبر کرتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں، اور جو رزق ہم نے انہیں دیا اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

حج کی نشانیوں میں سے دسویں نشانی دنیا و آخرت کی نعمتوں کی طلب ہے۔ اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے:

﴿ومنهم من يقول ربنا آتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار ﴾

اور ان میں کچھ لوگ وہ ہیں جو کہتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

الله أكبر الله أكبر الله أكبر لا اله إلا الله . الله أكبر الله أكبر ولله الحمد.

اللہ کے بندو! حج کی نشانیوں میں سے گیارہویں نشانی اللہ سبحانہ کے لیے ذبح کرنا ہے۔ اللہ تعالی کا ارشادہ ہے:

﴿ والبدن جعلناها لكم من شعائر الله لكم فيها خير ﴾

اور قربانی کے اونٹوں کو ہم نے تمہارے لیے اللہ کے شعائر میں سے بنایا ہے، ان میں تمہارے لیے بھلائی ہے۔

اس میں دنیاوی بھلائی بھی ہے، جو کھانے اور رزق کی صورت میں حاصل ہوتی ہے، اور اخروی بھلائی بھی، جو اللہ تعالی کے حکم کی تعمیل اور اس کی کامل بندگی کے حصول سے حاصل ہوتی ہے۔

آپ ﷺ کا فرمان ہے:

"ما عمل بن آدم يوم النحر عملاً أحب الى الله عز وجل من هراقة دم وإنه ليأتي يوم القيامة بقرونها وأظلافها وأشعارها وإن الدم ليقع من الله عز وجل بمكان قبل أن يقع على الأرض فطيبوا بها نفساً".

یوم النحر میں آدمی کا کوئی عمل اللہ عزوجل کے نزدیک خون بہانے سے زیادہ محبوب نہیں۔ قربانی قیامت کے دن اپنے سینگوں، کھروں اور بالوں سمیت آئے گی، اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ عزوجل کے ہاں قبولیت کا مقام پالیتا ہے، لہٰذا خوش دلی اور شرح صدر کے ساتھ قربانی کیا کرو۔

یہ ایک ایسی قربانی ہے جسے مسلمان اپنے پاک پروردگار کے حضور پیش کرتا ہے۔ جو تمام شرائط پر پوری اترتی ہو۔ چوپایوں یعنی اونٹ، گائے یا بھیڑ بکری میں سے ہو۔ مقررہ عمر کو پہنچی ہوئی اور عیوب سے پاک ہو، اور ذبح کے وقت کا اہتمام کیا جائے جو ہماری اس نماز کے بعد سے لے کر تیرہویں دن کا سورج غروب ہونے سے پہلے تک ہے۔ وہ اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی معافی اور اس کی بخشش کی امید رکھتا ہے۔

أيها الناس نفعنا الله تعالى جميعاً بالوحيين الشـــريفين والنورين الكريمين، حبل الله الممدود،ووحيه الباقي الموجود.

عباد الله نفع الله تعالى الأمة بالقرآن الســـنة برحمة منه ومِنَّة، أقول ما تســـمعون وأســـتغفر الله لي ولكم فاستغفروه إنه هو الغفور الرحيم.

***خطبہ ثانیہ**

الله أكبر الله أكبر الله أكبر الله أكبر الله أكبر الله أكبر الله أكبر لا اله إلا الله الله أكبر الله أكبر ولله الحمد الله أكبر كبيرا والحمد لله كثيرا وسبحان الله بكرة وأصيلاً. الحمد لله تعالى الذي أعز أهل الطاعة وجعلهم يداً على من سواهم. وأذل أهل المعصية وجعلهم عبرة لغيرهم . وأشهد ألا إله إلا الله وحده لا شريك له، وأشهد أن محمداً رسول الله ﷺ. أما بعد:

میرے بھائیو!

حج کی تیرہویں عظیم نشانی: اللہ تعالی کے منہج کو مضبوطی سے تھامنا اور اس کی پاکیزہ شریعت کو نافذ کرنا ہے۔ اللہ تعالی فرماتا ہے:

﴿ ولكل أمة جعلنا منسكاً ليذكروا اسم الله ﴾

اور ہم نے ہر امت کے لیے ایک عبادت کا طریقہ مقرر کیا تاکہ وہ اللہ کا نام یاد کریں۔

اللہ تعالیٰ نے اس شریعت کے ذریعے دنیا اور آخرت کی بھلائی اور کامیابی کی ضمانت دی ہے۔ اور اس کے ذریعے انسانوں کے درمیان درست تعلقات کے قیام کی ضمانت دی ہے۔ اور عدل، بھائی چارے، مساوات اور محبت کے تمام تصورات کو سچ کر دکھایا ہے۔ اس شریعت نے فضیلت، اخلاق اور آداب کی قدروں کو پھیلایا اور عام کیا۔ اور برائی، بے وقوفی، خرابی اور اس کے راستوں کے پھیلاؤ کو روکا۔ اور جرائم کے ذرائع کو خشک کیا اور انہیں روکا۔ یہی تو اللہ سبحانہ کی شریعت ہے۔

میرے حاجی بھائیو۔ اپنے باقی مناسک خشوع، اطمینان، خشیت اور سکون کے ساتھ مکمل کرو۔ اللہ تعالی تم سے قبول فرمائے۔

اللہ کے بندو! اگر اللہ تعالیٰ کی شریعت انسانیت کے لیے ایک کافی منہج نہ ہوتی تو انسانیت کو اس کے سوا کبھی کوئی محفوظ پناہ گاہ نہ ملتی۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ إن هذا القرآن يهدي للتي هي أقوم ويبشر المؤمنين الذين يعملون الصالحات أن لهم أجراً كبيراً ﴾

بے شک یہ قرآن اس راستے کی ہدایت دیتا ہے جو سب سے سیدھا ہے، اور ان مومنوں کو جو نیک اعمال کرتے ہیں یہ خوشخبری دیتا ہے کہ ان کے لیے بہت بڑا اجر ہے۔

میرے بھائیو۔ علماء زمین والوں کے لیے امان ہیں۔ انہی سے دین پہچانا جاتا ہے۔ اور انہی سے علم حاصل کیا جاتا ہے۔ اور حکمران اور عوام انہی کے گرد جمع ہوتے ہیں۔ امتیں انہی کے کندھوں پر اوپر اٹھتی ہیں اور ان کی رہنمائی سے ہر مشکل اور اندھیرے معاملے میں روشنی ملتی ہے۔

چنانچہ جب لوگ جاہلوں سے رجوع کرنے لگیں۔ اور شوروغوغا کرنے والوں سے علم لینے لگیں۔ اور جاہل عوام کے گرد جمع ہو جائیں تو دین ضائع ہو جاتا ہے اور علم ختم ہو جاتا ہے۔ پھر اس وقت زمین والوں کے لیے کوئی امان نہیں رہتی اور نہ ہی اور قوموں کا مستقبل غیر محفوظ ہو جاتا ہے۔ اور یہی وہ چیز ہے جو افواہ ساز، دشمن، مخالف اور منافق لوگ چاہتے ہیں۔

الله أكبر الله أكبر الله أكبر لا اله إلا الله الله أكبر الله أكبر ولله الحمد.

مومنو! تم پر پانچ امور لازم ہیں:

پہلی بات: اللہ تعالیٰ کی اس عظیم وصیت کو مضبوطی سے تھام لو:

﴿ واعتصموا بحبل الله جميعاً ولا تفرقوا ﴾

اور اللہ کی رسی کو سب مل کر مضبوطی سے تھام لو اور آپس میں تفرقہ نہ ڈالو۔ اللہ کی مضبوط رسی، اس کے سیدھے راستے اور اس کے درست منہج کو پکڑنا ہی واضح نجات ہے۔

پھر اللہ کے دین کو اچھی بات، بہترین طرز عمل اور شریعت کی صحیح سمجھ کے ساتھ دوسروں تک پہنچاؤ۔

دوسری بات: اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمتوں اور اس کے بڑے بڑے احسانات پر اس کا شکر ادا کرنا۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو حقیر نہ سمجھو اور اس کے فضل و کرم سے غافل نہ ہو، شکر سے ہی نعمتیں قائم رہتی ہیں۔ اور بلائیں اور مصیبتیں دور ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وإذ تأذن ربكم لئن شكرتم لأزيدنكم ولئن كفرتم إن عذابي لشديد﴾

اور جب تمہارے رب نے اعلان کر دیا کہ اگر تم شکر ادا کرو گے تو میں تمہیں ضرور زیادہ دوں گا، اور اگر تم ناشکری کرو گے تو بے شک میرا عذاب بہت سخت ہے۔

واضح رہے کہ شکر دل، زبان اور اعضاء سے ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو کچھ عطا کیا ہے اس میں کمزور کے حق کو بھی ضرور یاد رکھیں۔

تیسری بات: فتنوں، تفریق اور اختلاف سے بچو، حکمرانوں کی اطاعت سے نکلنے سے سخت پرہیز کرو۔ اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿وأن هذا صراطي مستقيماً فاتبعوه ولا تتبعوا السبل فتفرق بكم عن سبيله ذلكم وصاكم به لعلكم تتقون﴾

اور بے شک یہی میرا سیدھا راستہ ہے لہذا تم اسی پر چلو، اور دوسرے راستوں پر نہ چلو کہ وہ تمہیں اس کے راستے سے دور کر دیں گے، اسی بات کی اس نے تمہیں تاکید کی ہے تاکہ تم پرہیز گار بن جاؤ۔

پس صراط مستقیم ایک ہی ہے جس میں کوئی کجی نہیں۔ اور نہ ہی اس کے لیے کوئی اور راستہ ہے۔ اور جس نے اس کے سوا کسی اور چیز کو حق سمجھا تو وہ سیدھے راستے سے بھٹک گیا۔

چوتھی بات: صحیح نمونہ اور کامل اسوہ اختیار کرو۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿لقد كان لكم في رسول الله أسوة حسنة﴾

بے شک تمہارے لیے رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی زندگی میں ایک بہترین نمونہ ہے۔

وہی بہترین اور سنجیدہ نمونہ ہے جو مسلمان کی حقیقی شخصیت کو نمایاں کرتا ہے۔

پانچویں بات: اپنی اولاد اور اہل وعیال کی تربیت، نگرانی اور نگہداشت کا اہتمام کرو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿يا أيها الذين آمنوا قوا أنفسكم وأهليكم ناراً وقودها الناس والحجارة عليها ملائكة غلاظ شداد لا يعصون الله ما أرهم ويفعلون ما يؤمرون﴾

اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے، اس پر ایسے فرشتے مقرر ہیں جو سخت گیر اور طاقتور ہیں، اللہ انہیں جو حکم دیتا ہے وہ اس کی نافرمانی نہیں کرتے اور وہی کرتے ہیں جس کا انہیں حکم دیا جاتا ہے۔

اور یہ حفاظت اور بچاؤ اللہ کے احکام پر عمل کرنے، ممنوعات سے بچنے، اہل خانہ کو حق پر قائم رکھنے اور نادان و گمراہ لوگوں کو روکنے سے حاصل ہوتی ہے، تاکہ دین محفوظ رہے اور اس کی تعلیمات قائم رہیں۔

بعد ازاں درود وسلام ہو قریش کے برگزیدہ، دنیا اور دنیا والوں کے سردار محمد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پر۔

فاللهم صل وسلم وبارك على خير الورى وإمام التقى محمد ابن عبد الله ﷺ وعلى آله وصحبه وأتباعه وعنا معهم يا الله بعفوك وكرمك يا رحمان.

وارض اللهم عن الأئمة الخلفاء الســادة الحنفاء الذين قضــوا بالحق وبه كانوا يعدلون، وعن التابعين لهم بإحسان يا رب العالمين وعنا معهم بعفوك وكرمك يا أرحم الراحمين.

اللهم أعز الإسلام والمسلمين وأذل الكفر والكافرين وانصر عبادك الموحدين واجعل عموم بلاد الإسلام والمسلمين سخاءً رخاءً يا رب العالمين.

اللهم وفق حُكّام المسلمين لتحكيم شرعك وتطبيق سنة نبيك محمد ﷺ وألّف بين قلوبهم واجعلهم رحمة على رعاياهم ووفقهم لكل ما تحبه وترضاه.

اللهم خِر لنا واختر لنا ولا تكلنا إلى أنفسنا طرفة عين . واهدنا ويسر الهدى لنا وأعنا على ذكرك وشكرك وحُسن عبادتك.

اللهم فقهنا في أمور الدنيا والدين، وأصلح أحوال المسلمين أجمعين واقض حوائج أمة محمد ﷺ واجعل عاقبة أمرهم إلى خير يا رحمن يا رحيم.

اللهم تقبل من الحجاج حجهم ومن العمار عمرتهم ومن النساك نسكهم، واجعله حجاً مبروراً وسعياً مشكوراً وذنباً مغفوراً وتجارة لن تبور يا عالم ما في الصدور.

عباد الله إن الله يأمر بالعدل والإحسان وإيتاء ذي القربى وينهى عن الفحشاء والمنكر والبغي يعظكم لعلكم تذكرون. فاذكروا الله العظيم الجليل يذكركم واشكروه على نعمه يزدكم ولذكر الله أكبر والله يعلم ما تصنعون.

الله أكبر الله أكبر الله أكبر لا اله إلا الله الله أكبر الله أكبر ولله الحمد.

****